بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

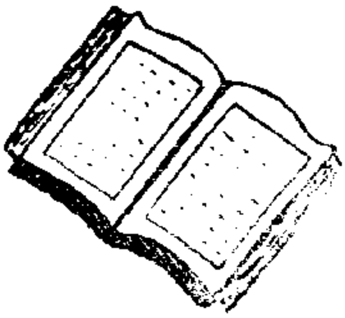

جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

ستمبر 1967

الفرقان

قرآنی حقائق بیان کرنے والا
تعلیمی، تربیتی اور تبلیغی مجلہ

مدیر مسئول
ابو العطاء جالندھری

القولُ المُبین

فی

تفسیر

خاتم النّبیّٖن

مودودی صاحب کے کتابچہ "ختمِ نبوّت" کا تفصیلی جواب

از قلم

مولانا ابوالعطاء جالندھری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جلد ۱۷ شمارہ ۹ | ماہنامہ **الفرقان** ربوہ | جمادی الثانیہ ۱۳۸۷ ہجری قمری — تبوک ۱۳۴۶ ہجری شمسی

الفہرست

• "تشنہ رُوحوں کو پلا دو شربتِ وصل و بقا" (نظم)	حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی	ص۲
• فلسطین کے متعلق قرآنی پیشگوئی (تفسیر کبیر و تفسیر صغیر کا ایک ایک ورق)	ایڈیٹر	ص۳
• شذرات	"	ص۷
• "تشنہ روحوں کو پلا دو شربتِ وصل و بقا" (نظم)	جناب بسمل کراچی، جناب شمیم و جناب اختر ربوہ	ص۱۳ تا ۱۵
• نگاہِ کرم (نظم)	جناب نسیم سیفی	ص۱۶
• ذوالکفل سے کون پیغمبر مراد ہیں؟	جناب شیخ عبدالقادر صاحب لاہور	ص۱۷
• "خطرہ نہ یہود سے ہے نہ ہنود سے" (احراریوں کا بیان)	جناب مولوی دوست محمد صاحب شاہد	ص۲۶
• پرویزیوں کے جنازہ کا سوال	جناب ملک محمود احمد صاحب لاہور	ص۲۸
• حضرت مسیحؑ نے ہمیشہ توحید کی منادی کی	جناب عطاء المجیب صاحب راشد ایم۔اے	ص۲۹
• حضرت سلطان القلم کا شاندار لٹریچر	جناب نذیر احمد صاحب خادم بہاولنگر	ص۳۳
• مدیر المنبر کی اپیل کا جواب	جناب مولوی سراج الدین صاحب ضلع گجرات	ص۳۸

ضروری اعلان

ماہنامہ الفرقان کی مالی حالت کو درست رکھنے کے لئے تجویز کیا گیا ہے کہ احباب سے توسیعِ اشاعت کی اپیل کے ساتھ نیز اعلان کر دیا جائے کہ آئندہ سے شرح چندہ سالانہ حسبِ ذیل ہوگی :-

رسالہ کے سرپرست احباب ——— پچاس روپے سالانہ

" " معاونین خاص ——— بیس روپے سالانہ

" " عام خریدار احباب ——— چھ روپے سالانہ

بیرونی ممالک کے لئے عام چندہ پندرہ شلنگ ہوگا۔

(مینیجر الفرقان۔ ربوہ)

"تشنہ رُوحوں کو پلا دو شربتِ وصل و بقا"

(از حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی)

ایک مصرعہ سیّدی عزیزی ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سُنایا جو عالمِ خواب میں آپ کی زبان پر جاری ہوا تھا۔ اس وقت بہت عزیز جمع تھے مجھے یاد نہ رہا۔ وزن صحیح مطلب وہی مگر دو ایک الفاظ میں فرق ہوگیا تھا۔ میں نے اس وقت کچھ لکھنا مناسب نہ جانا کہ شاید ذرا فرق ہو مگر اب پھر ٹھیک پورے الفاظ معلوم ہونے پر یہ چند اشعار موزوں ہوگئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ (مبارکہ)

جب سے تجویزِ سفر تھی سب تھے مصروفِ دُعا
خود امیر المومنین اور ہر غلامِ باوفا

یاالٰہی خیر ہو آئیں بصد فتح و ظفر
دردِ دل سے تھی حضورِ ذاتِ باری التجا

رحمتِ حق جوش میں آئی یہ حالت دیکھ کر
پھر تسکین و سکوں مولا نے یہ مژدہ دیا

"میری نصرت ہمقدم ہے فضل میرا ہم نفس
اے "مبارک" جا سفر تیرا مبارک کر دیا

یہ زباں تیری قلم تیرا ترے قلب و دماغ
ہیں سبھی میرے تصرّف میں تجھے پھر خوف کیا؟

کہہ چکا ہے رحمتِ عالمؐ کا فرزندِ جلیلؑ
"ہم ہوئے دلبر کے اور دلبر ہمارا ہوگیا"

کام کو جس کے چلا ہے خود وہ تیرے ساتھ ہے
اے مرے "ناصر" ہے تیرا حافظ و ناصر خدا

تجھ کو رُوحانی خزائن ہیں مسیحا سے ملے
دونوں ہاتھوں سے لُٹائے صاحبِ جُود و سخا

علم و عرفاں تم کو بخشا اور کنزِ[2] بے بہا
یہ کلامِ ربِّ اکبر، یہ کتابِ حق نما

دل میں ایمان و یقیں ہے ہاتھ میں قرآں ہے
"تشنہ رُوحوں کو پلا دو شربتِ وصل و بقا"

۱ یعنی بیت رقّت کا سلسلہ زیادہ شروع ہوگیا۔ ۲ کنز۔ خزانہ

فلسطین کے متعلق قرآنی پیشگوئی

مسلمانوں کا آخری غلبہ تا قیامت رہے گا

حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ایمان افروز بیان

تفسیر کبیر اور تفسیر صغیر کا ایک ایک ورق

جون ۱۹۶۷ء کے المیۂ فلسطین سے تمام عالم اسلام خونبار ہے۔ بہتوں پر مایوسی طاری ہو رہی ہے بلاشبہ یہ سانحہ اسلامی تاریخ کا ایک المناک ترین سانحہ ہے مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام اللہ تعالیٰ کا دین ہے اور اس کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے خود وعدہ فرمایا ہے۔ دنیوی اقتدار کے حالات بدلتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ۔

ارض مقدسہ فلسطین کے بارے میں قرآن مجید نے ایک خاص پیشگوئی فرمائی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ نے اپنی تفاسیر کبیر و صغیر میں مسلمانوں کو یقین بھرے دل سے قرآنی پیغام پہنچا دیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے مسلمان آخر کار ارض مقدسہ پر غالب آئیں گے اور ان کا یہ غلبہ آخری غلبہ ہوگا جو تا قیامت رہے گا مگر شرط یہ ہے کہ ان میں صلاحیت پیدا ہو جائے اور وہ ارشادِ خداوندی عِبَادِيَ الصَّالِحُوْنَ کا مصداق بن جائیں۔ پہلے ہم ذیل میں تفسیر کبیر کا سورۃ الانبیاء کی تفسیر کا ایک ورق درج کرتے ہیں اور پھر اسی حصہ کا مختصر تفسیری نوٹ تفسیر صغیر سے درج کرتے ہیں:۔

تفسیر کبیر کا ایک ورق

"وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ
مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ
الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ
الصّٰلِحُوْنَ ○

تفسیر:۔ فرماتا ہے ہم نے زبور میں کچھ شرائط بیان کرنے کے بعد یہ بات لکھ چھوڑی ہے کہ ارض مقدس کے وارث ہمارے نیک بندے

ہوں گے۔ اس میں عبادت گزار بندوں کے لئے ایک پیغام ہے۔ اور ہم نے تجھ کو ساری دنیا کی طرف رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ بائیبل میں جو یہ پیشگوئی تھی کہ صرف خدا کے نیک بندے ارضِ مقدس میں رہیں گے۔ اس سے کوئی اُس وقت دھوکہ نہ کھائے جب کہ بنی اسرائیل اس ملک پر غالب آ جائیں گے۔ کیونکہ اس پیشگوئی میں اس طرف بھی اشارہ تھا کہ اگر کوئی وقفہ پڑا تو پھر خدا کے بندے اس ملک پر غالب آجائیں گے اسلئے فرماتا ہے کہ عبادت گزار بندوں کے لئے اس میں ایک پیغام ہے۔ یعنی مسلمانوں کو تو ہوشیار کر دے کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ پھر بنی اسرائیل اس پر قابض ہو جائیں گے۔ اسلئے یہاں عِبَادِیَ کا لفظ داؤد کی پیشگوئی کی طرف اشارہ کرنے کے لئے استعمال کیا اور بتایا کہ میرے بندوں کو کہہ دے کہ ہوشیار ہو جاؤ۔ اگر کسی وقت تم نے میرے عباد بننے میں کمزوری دکھائی تو پھر اللہ تعالیٰ یہودیوں کو اس ملک میں واپس لے آئے گا۔ لیکن مسلمانوں کو چاہیئے کہ پھر عبادت گزار بن جائیں۔ اس کے نتیجہ میں وہ پھر غالب آجائیں گے۔ اور اُن کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب زمانوں کے لئے رحمت ہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ اُس وقت تک ختم نہیں ہو جاتا جب بنی اسرائیل فلسطین پر قابض ہوں بلکہ اس کے بعد بھی وہ زمانہ ہے جس کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمت ہیں۔ پس مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ جب دوبارہ رحمتِ الٰہی جوش میں آجائے گی مسلمان دوبارہ فلسطین پر غالب آجائیں گے۔

....

باقی رہا یہ کہ پھر عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ کے ہاتھ میں کس طرح رہا تو اس کا جواب یہ ہے کہ عارضی طور پر قبضہ پہلے بھی دو دفعہ نکل چکا ہے اور عارضی طور پر اب بھی نکلا ہے اور جب ہم کہتے ہیں عارضی طور پر تو لازماً اس کے معنے یہ ہیں کہ پھر مسلمان فلسطین میں جائیں گے اور بادشاہ ہوں گے۔ اور لازماً اس کے یہ معنے ہیں کہ پھر یہودی وہاں سے نکالے جائیں گے اور لازماً اس کے یہ معنے ہیں کہ یہ سارا نظام جس کو یو۔این۔او کی مدد سے اور امریکہ کی مدد سے قائم کیا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے گا

کہ وہ اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں اور پھر اس جگہ پر لا کر مسلمانوں کو بسائیں۔

دیکھو حدیثوں میں بھی یہ پیشگوئی آتی ہے حدیثوں میں یہ ذکر ہے کہ فلسطین کے علاقہ میں اسلامی لشکر آئے گا اور یہودی اس سے بھاگ کر پتھروں کے پیچھے چھپ جائیں گے اور جب کوئی مسلمان سپاہی کسی پتھر کے پاس سے گزرے گا تو وہ پتھر کہے گا کہ اے مسلمان خدا کے سپاہی میرے پیچھے ایک یہودی کافر چھپا ہوا ہے اسکو مار۔

جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات فرمائی تھی اُس وقت کسی یہودی کا فلسطین میں نام و نشان بھی نہیں تھا۔ پس اِس حدیث سے صاف پتہ لگتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیشگوئی فرماتے ہیں کہ ایک وقت میں یہودی اس ملک پر قابض ہوں گے مگر پھر خدا مسلمانوں کو غلبہ دیگا اور اسلامی لشکر اس ملک میں داخل ہوں گے۔ اور یہودیوں کو چُن چُن کر چٹانوں کے پیچھے ماریں گے۔ پس عارضی طور پر اسلئے کہتا ہوں کہ انّ الارض یرثہا عبادی الصّٰلحون کا حکم موجود ہے۔ مستقل طور پر تو فلسطین عبادی الصّٰلحون کے ہاتھ میں رہنی ہے سو خدا تعالیٰ کے عبادی الصّٰلحون محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کے لوگ لازماً اس ملک میں جائیں گے۔ نہ امریکہ کے ایٹم بم کچھ کر سکتے ہیں نہ ایچ بم کچھ کر سکتے ہیں نہ روس کی مدد کچھ کر سکتی ہے۔ یہ خدا کی تقدیر ہے چاہے دنیا کتنا زور لگالے۔" (تفسیر کبیر جلد ۴ ص ۵۷۶)

تفسیر صغیر کا ایک ورق

إِنَّ فِي هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِينَ ۝	اس (مضمون) میں ایک پیغام[1] ہے اس قوم کیلئے جو عبادت گزار ہے۔
وَمَآ أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِينَ ۝	اور ہم نے تجھے دنیا کے لئے صرف رحمت[2] بنا کر بھیجا ہے۔
وَإِنْ أَدْرِي لَعَلَّهُ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ إِلٰى حِينٍ ۝ ۱۱۲	اور میں نہیں جانتا کہ وہ (بات جو اُوپر بیان ہوئی ہے) شاید تمہارے لئے ایک آزمائش ہے اور (اس سے) ایک مدت تک

---

[1] یعنی مسلمانوں کو اس سے سبق لینا چاہیئے۔ اگر فلسطین چاہتے ہیں تو نیک بنیں۔

[2] یعنی بیشک آخری ایام میں ایک دفعہ یہودی فلسطین پر قابض ہو جائیں گے مگر مسلمانوں کو مایوس نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ ان کا نبی رحمت ہو کر آیا ہے اس کے ساتھ تعلق اُن کو گھاٹے میں نہیں ڈالے گا۔

تمہیں فائدہ پہنچانا مدنظر ہے (یا ہمیشہ ہمیش کے لئے)[1]

قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ۭ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰي مَا تَصِفُوْنَ ۝ 113

(اس وحی کے آنے پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا اے ربّ! تو حق کے مطابق فیصلہ[2] کر دے۔ اور ہمارا رب تو رحمٰن ہے (اے کافرو!) جو تم باتیں کرتے ہو اُن کے خلاف اسی سے مدد مانگنی چاہیئے۔

---

1. یعنی پھر کبھی یہود فلسطین میں داخل نہ ہوں گے۔
2. اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے مسلمانوں کے لئے پہلے ہی دعا کروا دی ہے کہ خدا تعالیٰ فلسطین ان کو دے دے اور ان کی صداقت ثابت کر دے۔ ہمیں یقین کامل ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا کبھی رد نہیں ہو گی اور دُنیا اس کا قبول ہونا اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گی۔ نہ روس اسرائیل کو فائدہ دے گا اور نہ امریکہ"۔

(تفسیر صغیر صفحہ ۴۲۱)

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ کلام:-

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلاوے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
ہم نے خود اسلام کو تجربہ کر کے دیکھا
نور ہے نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے
اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا
کوئی دکھلاوے اگر حق کو چھپایا ہم نے
تھک گئے ہم تو انہی باتوں کو کہتے کہتے
ہر طرف دعوتوں کا تیر چلایا ہم نے
آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے
یونہی غفلت کے لحافوں میں پڑے سوتے ہیں
وہ نہیں جاگتے سو بار جگایا ہم نے
جل رہے ہیں یہ سبھی بغضوں میں اور کینوں میں
باز آتے نہیں ہر چند ہٹایا ہم نے
آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طورِ تسلی کا بتایا ہم نے

(دُرِّثمین اُردو)

شذرات

(۱) اقبال اور احمدیت

اہلحدیثوں کا ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" لاہور اپنے نوٹ زیر عنوان "اقبال اور مرزائیت" میں لکھتا ہے کہ:-

"مرزائی ماہنامہ الفرقان ربوہ مرزائیوں کا نقیب بھی ہے اور ایک عجیب و دلچسپ رسالہ بھی۔ اب کے (جولائی ۱۰ اگست ۱۹۶۷ء میں) "علامہ اقبال کی زندگی کے دو دَور" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے اس میں یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ پہلے وہ مرزائیوں کے ہمنوا تھے بعد میں بدل گئے تھے دل سے نہیں سیاسی مصلحت کی بنا پر۔"

(تنظیم یکم ستمبر ۱۹۶۷ء)

مدیر تنظیم اہلحدیث نے الفرقان کے پیش کردہ کسی حوالہ کی تغلیط نہیں کی، کسی اقتباس کو نادرست نہیں ٹھہرایا اور کسی استدلال کی تردید نہیں فرمائی۔ ان کی طرف سے معذرت کے الفاظ صرف یہ ہیں:-

"دَورِ مغالطہ حجت نہیں ہوتا۔ دورِ ہوش مستند ہوتا ہے اس لئے ہمیں اس سے سروکار نہیں کہ پہلے اقبال کیا فرماتے تھے ہمیں تو یہ دیکھنا ہے کہ مرزائیت کے سلسلہ میں اقبال کا آخری رویہ اور نظریہ کیا تھا؟ اگر مخالف تھا تو فھو المراد۔ موافق تھا تو وہ جانیں ہم ان کے مقلد نہیں ہیں۔ علامہ اقبال نے وفات سے دو اڑھائی سال پہلے یہ اعلان کیا تھا کہ میں عقائدِ دینی میں سلف کا پیروکار ہوں۔" (تنظیم اہلحدیث یکم ستمبر ۱۹۶۷ء)

گویا یہ تو مسلّم ہے کہ علامہ اقبال کی زندگی کے ۲ دَور تھے۔ ایک عرصہ دراز تک وہ احمدیت کے مدّاح بلکہ احمدیت کے حلقہ بگوش تھے۔ "وفات سے دو اڑھائی سال پہلے" ان کا دوسرا دَور شروع ہوتا ہے۔ اس نئے دَور کی وجہ، حکمت اور اصل سبب کیا تھا ہم الفرقان کے مفصل مضمون میں اس پر مدلّل گفتگو کر چکے ہیں۔ ہم باحوالہ ثابت کر چکے ہیں کہ علامہ کا یہ انحراف محض سیاسی تھا۔ فاضل مدیر تنظیم کا یہ ارشاد بجا ہے کہ "دَورِ ہوش مستند ہوتا ہے" مگر اس کا

فیصلہ کرنا ضروری ہے کہ "دورِ ہوش" کونسا ہے؟ کیا ان کے نزدیک علامہ زندگی بھر "دورِ مغالطہ" میں رہے اور صرف آخری "دو اڑھائی سال" جبکہ وہ مختلف عوارض کا شکار تھے اُن پر "دورِ ہوش" آیا تھا؟ ۔ فاضل مدیر لکھتے ہیں "ہم ان کے مقلد نہیں ہیں"۔ ہماری گزارش ہے کہ ہم احمدیوں پر بھی ان کا انحراف حجت نہیں ہو سکتا ۔ ہم فاضل مدیر سے یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ اس بارے میں "الحق مُرٌّ" کے مطابق انہیں یہ بات اسی صورت میں کیوں سوجھتی ہے جب اقبالؔ احمدیت کی تائید میں کھڑے نظر آتے ہیں؟ باقی رہا "عقائدِ دینی میں سلف کا پیرو" ہونے کا سوال تو ہر احمدی اس کا قائل ہے سلف صالحین کے عقائد ہی ہمارے عقائد ہیں ۔ اُمتی نبوت کے بارے میں صحابہؓ سے لیکر ائمہ اور جمہور مسلمانوں تک کا اجماع ہماری تائید میں ہے ۔ ہاں نبوتِ تشریعیہ کی بندش کے وہ بھی قائل تھے اور ہم بھی قائل ہیں ۔

(۲) "فاترالعقل" اشخاص کی شہادتیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کے کامیاب سفر یورپ کے موقعہ پر یورپین اخبارات اور لیڈروں کے تبصرہ جات کی اشاعت پر مدیر المنبر لائل پور سٹ پٹا کر لکھتے ہیں کہ :-

"جس طرح مرزا غلام احمد اس بات کے عادی تھے کہ ...... اگر کسی فاترالعقل شخص کے منہ سے کوئی کلمہ ان کے حق میں نکل جائے تو یہ بلکہ کتابوں میں اسے نقل در نقل کرتے چلے جائیں اسی طرح ان کی اُمت معمولی معمولی باتوں پر پروپیگنڈے کا طوفان اٹھانے میں مصروف ہو جاتی ہے ۔" (المنبر یکم ستمبر ۱۹۶۷ء)

حقیقت یہ ہے کہ مغربی اخبارات کے بیانات اور فلاسفروں اور حکماء کا تائیدِ اسلام میں ہر کلمہ قیمتی ہے انہیں "فاترالعقل" لوگوں کا کلام کہہ کر دل کو تسلی دینا اخفاءِ حق کی بدترین مثال ہے ۔

سلسلہ احمدیہ میں جو شہادتیں نقل ہوتی آئی ہیں ان میں خود ہندو پاکستان کے علماء، مدیرانِ جرائد اور سیاسی مدبروں کی آراء ہیں ۔ مثلاً مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی یہ شہادت ہے کہ :-

"ہماری رائے میں یہ کتاب (براہین احمدیہ ۔ ناقل) اس زمانہ میں اور موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی ۔ ...... اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی وجانی وقلمی ولسانی وحالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم پائی گئی ہے ۔" (اشاعۃ السنہ جلد ۷ نمبر ۶ ۱۸۸۴ء)

اب مدیر المنبر بتائیں کہ کیا مولوی محمد حسین صاحب "فاتر العقل" تھے؟

ایک اور مثال عرض ہے کہ خود مولوی عبدالرحیم صاحب اشرف مدیر المنبر سابق مدیر المنبر کی واقعاتی شہادت ہے آپ نے لکھا کہ:۔

"ہمارے بعض واجب الاحترام بزرگوں نے اپنی تمام تر صلاحیتوں سے قادیانیت کا مقابلہ کیا لیکن یہ حقیقت سب کے سامنے ہے کہ قادیانی جماعت پہلے سے زیادہ مستحکم اور وسیع ہوتی گئی۔ مرزا صاحب کے بالمقابل جن لوگوں نے کام کیا ان میں سے اکثر تقویٰ، تعلق باللہ، دیانت، خلوص، علم اور اثر کے اعتبار سے پہاڑوں جیسی شخصیتیں رکھتے تھے۔ سید نذیر حسین صاحب دہلوی، مولانا انور شاہ صاحب دیوبندی، مولانا قاضی سید سلیمان منصور پوری، مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی، مولانا عبدالجبار غزنوی، مولانا ثناء اللہ امرتسری اور دوسرے اکابر رحمہم اللہ وغفرلہم کے بارے میں ہمارا حسن ظن یہی ہے کہ یہ بزرگ قادیانیت کی مخالفت میں مخلص تھے اور ان کا اثر و رسوخ بھی اتنا زیادہ تھا کہ مسلمانوں میں کم ایسے اشخاص ہوئے ہیں جو ان کے ہم پایہ ہوں۔ اگرچہ یہ الفاظ سننے اور پڑھنے والوں کے لئے تکلیف دہ ہوں گے اور قادیانی اخبارات و رسائل بھی چند دن اپنی تائید میں پیش کر کے خوش ہوتے رہیں گے لیکن ہم اس کے باوجود اس تلخ نوائی پر مجبور ہیں کہ ان اکابر کی تمام کاوشوں کے باوجود قادیانی جماعت میں اضافہ ہوا ہے۔"

(المنبر لائل پور ۲۳ر فروری ۱۹۵۶ء)

گستاخی معاف! آپ ہی فرمائیے کہ کیا یہ "فاتر العقل شخص" کا بیان ہے؟ ایسے صدہا بیانات نقل ہو سکتے ہیں۔ ہم نے یہ دو بیان تو صرف مثالاً ذکر کئے ہیں۔ اگر یہ سب لوگ "فاتر العقل" ہیں تو پھر یہ بات بجائے خود احمدیت کی صداقت کی دلیل ہے۔

(۳) مودودی صاحب کے متعلق اکابر علماء کا فتویٰ

مولوی غلام غوث ہزاروی کہتے ہیں کہ:۔

"مودودی صاحب اور ان کے ہم خیالوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ وہ گمراہ ہیں۔ مگر یہ خیال صرف میرا نہیں اکابر علماء یہ کہہ چکے ہیں۔ مودودی نے انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام پر جو تنقیدیں کی ہیں اور امیر کو احکام دینی کو حکمت عملی کے تحت بدلنے کا جو حق دیا ہے اور جس طرح حدیث کے اعتماد کو دھکا لگایا ہے ...... میں تو انکو گمراہ سمجھتا ہوں اور حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی

حضرت حکیم الامت صاحب تھانوی، حضرت لاہوری، حضرت مفتی کفایت اللہ صاحب دہلوی اور حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رائے پوری، علماء دارالعلوم دیوبند، علماء مظاہر العلوم سہارنپور اور شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین صاحب غورغشتی اور دیگر علماء اکابر سب اس کو گمراہ قرار دیتے ہیں اور بعض اس کو ملحد کہتے ہیں۔" (ماہنامہ تبصرہ لاہور ستمبر ۱۹۶۷ء)

الفرقان۔ مودودی صاحب اور ان کے ساتھی ہمیشہ علماء کے فتووں کو جماعت احمدیہ کے خلاف پیش کرتے رہے ہیں اب انہیں اسی پیالے سے پینا پڑا ہے۔ وہ بتلائیں کہ ان فتووں کے متعلق اُن کی کیا رائے ہے؟

(۴) خلیفۂ وقت کا حق

"حکومت الٰہیہ کے اصول" کے زیر عنوان ماہنامہ میثاق (لاہور) خلیفہ کے متعلق لکھتا ہے کہ:۔

"اس کا حق یہ ہوتا ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے کیونکہ حکم و فیصلہ کا اختیار لوگ خود ہی اس کو عطا کرتے ہیں لہٰذا اس کی نافرمانی نہیں کی جا سکتی اور نہ ہی اس کے افعال پر الزام دھرا جا سکتا ہے۔ اگر لوگ انتخاب کے وقت نیک نیتی کے ساتھ بہترین آدمی کو چننا چاہیں تو ان کا سب سے اچھا آدمی ہی سامنے آئے گا۔" (میثاق مارچ ۱۹۶۶ء صفحہ ۲۱)

الفرقان۔ خلافت راشدہ کے سربراہوں کے انتخاب کے علاوہ خدا کا ہاتھ ہوتا ہے اسلئے اس کی نافرمانی تو صریح فسق قرار پاتی ہے۔

(۵) دو پُر لطف بیان

(الف) "مولوی حبیب اللہ صاحب ساہیوال نے کہا کہ ہم مرزائیوں کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ ہم نے مطالبہ کیا تھا کہ مرزائیوں کو مسلمانوں سے الگ کیا جائے۔ مرزائیوں کے معاملہ میں تمام شیعہ ہمارے ساتھ تھے لیکن مرزائیوں نے الگ ہونا منظور نہ کیا۔ لیکن شیعہ کتنے نادان ہیں یہ کہتے ہیں کہ ہم کو الگ کیا جائے۔" (المنتظر لاہور ۲۰ اگست ۱۹۶۷ء صفحہ ۲۵)

(ب) شیعہ مدیر المنتظر سُنّی علماء کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"جہاں تک سول نافرمانی کی دھمکی کا تعلق ہے ہمیں بھی اور حکومت کو بھی یہ معلوم ہے کہ یہ دھندا ان چندہ خور بھارتی وظیفہ خواروں کے بس کی بات نہیں ہے یہ تو صرف باتوں کے گولے چھوڑنا جانتے ہیں۔ آنسو گیس کے گولوں سے یہ پاکستانی بھائی ایسے ڈرتے ہیں جیسے بھارتی بھائی پاکستانی توپخانے کی گولہ باری سے ڈرتے ہیں۔ غالباً یہ ۱۹۵۳ء کی اینٹی مرزائی تحریک کا حشر بھول چکے ہیں ع یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں" (المنتظر ۲۰ اگست ۱۹۶۷ء صفحہ ۲۲)

الفرقان۔ کوئی بتلائے کہ ہم اب ان صاحبان سے کیا عرض کریں؟

(۶) جبّار بادشاہ بھی خدا کی رحمت ہوتے ہیں!

جناب امین احسن اصلاحی کے رسالہ میثاق نے لکھا ہے کہ:۔

"اولواالامر کے نہ ہونے کی شکل میں لوگ کسی کے پیچھے نہیں چلتے اور ہر شخص صرف اپنی ذاتی رائے ہی کو پسند کرتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوتی ہے کہ ان لوگوں پر ایک بادشاہ مقرر کر دے جو اگرچہ جبّار ہو مگر لوگوں کو فساد فی الارض سے روکے رکھے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے سمجھدار لوگ اس نظام حکومت سے بھی خوش ہوتے ہیں اور اسکے مطیع رہتے ہیں۔ اسی بات کا حکم ہمیں اللہ اور اسکے رسولؐ نے بھی دیا ہے۔"

(میثاق لاہور مارچ ۶۷ء صہ ۴۲)

الفرقان۔ اس اقتباس کی روشنی میں انگریزوں کے نظام حکومت کے متعلق، جو لوگوں کو فساد فی الارض سے روکتا تھا، سمجھدار مسلمانوں کی یہ رائے یقیناً درست تھی کہ اس سے خوش ہونا چاہیئے اور اس کی اطاعت کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی حکم ہے۔ اب علماء کیا فرماتے ہیں؟

(۷) عرب ممالک کی شکست کا سبب

شاہ مراکش نے فرمایا کہ:۔

"عربوں کو مشرق وسطی کی جنگ میں اپنے نفاق، غلط کاریوں اور گناہوں کے باعث شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔ خدا نے ہمیں ہمارے اعمال بد کی سزا دی ہے اور ہمیں خبردار کیا ہے کہ اگر ہم آپس میں متحد نہ ہوئے اور ایکدوسرے کی تذلیل سے باز نہ آئے تو اس کا نتیجہ بجز تباہی و بربادی کے اور کچھ نہ ہوگا۔"

اس بیان کو نقل کرنے کے بعد ترجمان القرآن (لاہور) لکھتا ہے کہ:۔

"یہ بات یاد رہے کہ اس نے (اللہ تعالیٰ نے) اپنے نام پر کبھی دنیا میں کھوٹے سکوں کو چلنے نہیں دیا ہے۔ کوئی قوم مسلمان ہونے کے باوجود نہ اسلام کی پیروی کرے، نہ اسلام کے لئے کام کرے اور پھر مادی اسباب و وسائل کے اعتبار سے بھی ہر طرح کفار کے مقابلہ میں ہیٹی رہے تو آخر اللہ تعالیٰ کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ اُسے اپنی تائید خاص سے نوازے؟"

(ترجمان القرآن جولائی ۶۷ء صہ ۳)

الفرقان۔ یہ بات تو سب درست ہے مگر قابل غور امر یہ ہے کہ مسلمان کہلانے والوں کی اصلاح کیونکر ہو؟ ان "کھوٹے سکوں" کو کھرے سکوں میں بدلنے کے لئے کیا ایسے آسمانی مصلح کی ضرورت نہیں جو "مسلماں را مسلماں باز کردند" کے دَور کا آغاز کرے؟ خدارا اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر جواب دیں۔

(۸) رابطہ عالم اسلامی کا ترجمہ قرآن پاک اور وفات مسیح

ایک مراسلہ نگار لکھتے ہیں کہ:۔

"جرمن نژاد یہودی نو مسلم محمد اسد ان

دونوں جنیوا میں مقیم ہیں رابطۃ العالم الاسلامی (مکہ مکرمہ) نے ان سے قرآن پاک کا ترجمہ کرایا تھا۔ اس ترجمے کی جلدیں چھپ کر پارسال مکہ مکرمہ پہنچ گئی تھیں اور انہیں مندوبین کانفرنس میں تقسیم کرنے کا ارادہ تھا۔ اسی دوران یہ راز کھلا کہ بعض مقامات پر ترجمہ قابلِ اعتراض ہو گیا ہے اور وہ دینِ اسلام کے مسلّمات کے خلاف پڑتا ہے۔ رابطہ کے سیکرٹری جنرل شیخ سرور الصبان کے حکم سے اس ترجمہ کی اشاعت اور مطبوعہ نسخوں کی تقسیم روک دی گئی ہے۔ غالباً وہ تمام جلدیں ضائع کر دی جائیں گی۔"

(صدق جدید لکھنؤ ۲ر جون ۱۹۶۷ء)

اس ترجمہ قرآن پاک پر علماء کو اعتراض کیا ہے؟ اس کی وضاحت مکرم عبداللہ عباس ندوی کے گرامی نامہ سے ہوتی ہے لکھتے ہیں کہ:-

" اس پر مجلس رابطہ کے علماء کو اعتراض ہوا۔ نقطۂ اعتراض جہاں تک مجھے معلوم ہے وفاتِ مسیح میں قادیانی نظریہ کی ہمنوائی ہے۔"

(صدق جدید یکم ستمبر ۱۹۶۷ء صفحہ ۵)

مولانا عبدالماجد صاحب مدیر صدق جدید نے مذکورہ بالا ترجمہ کو بہترین تراجم میں سے قرار دیتے ہوئے لکھا تھا کہ:-

"ایسا ترجمہ نا ممکن ہے جو سارے علماء کے مسلک کے مطابق اور امت کا متفق علیہ ہو۔ ایک ایک لفظ کے متعدد ترجمے ہو سکتے ہیں اور کوئی نہ کوئی پہلو کسی نہ کسی فرقہ کے خلاف ضرور جا کر پڑے گا۔"

(صدق جدید ۲ر جون ۱۹۶۷ء)

الفرقان ۔ مترجم ایک ماہر مستشرق ہے جس کے اسلام اور جس کی عربی دانی و انگریزی دانی میں کوئی کلام نہیں۔ اگر وہ قرآن مجید کا مفہوم بلا تکلف بیان کر دیتا ہے اور اس سے از روئے قرآن مجید وفاتِ مسیح ثابت ہو جاتی ہے تو علماء کو جز بز ہونے کی بجائے حقیقت پسندی کا ثبوت دینا چاہیئے۔ آخر کب تک یہ لوگ حضرت مسیح کی جسمانی زندگی کے غیر اسلامی نظریہ کو اپنی تفسیروں میں درج کر کے عیسائی پادریوں کی تائید کرتے رہیں گے؟ وقت آ گیا ہے کہ علماء علم و عقل اور خوفِ خدا سے کام لیں۔ وما علینا الا البلاغ المبین

ایک درخواست

جملہ قارئین سے درخواست ہے کہ دسمبر سے پہلے پہلے الفرقان کے لئے ایک ایک خریدار (کم از کم) ضرور پیدا کریں۔ اور قیمت صرف چھ روپے ہے۔ (مینیجر الفرقان ربوہ)

"تشنہ رُوحوں کو پلا دو شربتِ وصل و بقا"

(نتیجۂ فکر جناب آفتاب احمد صاحب بسمل کراچی)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے اس ناچیز خادم کو ۹ جولائی کو کراچی سے یورپ روانہ ہونے کے موقعہ پر فرمایا کہ پرسوں جب مَیں بیدار ہوا تو میری زبان پر یہ مصرعہ جاری تھا:
"تشنہ رُوحوں کو پلا دو شربتِ وصل و بقا" ——— (بسمل)

عالَمِ انسانیت کو پیش ہے آج ابتلا
چار سُو پھیلی ہوئی ہے خوف و دہشت کی فضا

چھوڑ کر اللہ کو دنیا کا یہ عالَم ہوا
ہر طرف ہے شور و غوغا ہر طرف آہ و بکا

مادیت اذہان پر ہے بے طرح چھائی ہوئی
کچھ نہیں مقصودِ انساں حُبِّ دُنیا کے سوا

اپنے خالق سے ہے برگشتہ و گرداں ہوئی مخلوق آج
دہریت کا زہر رگ رگ میں سرایت کر گیا

فتنۂ دجّال پھیلا ہے نئے انداز سے
ہے کہیں تثلیث کا چرچا کہیں الحاد کا

وقت آیا ہے خدا کا نام ہو پھر سربلند
ہر طرف دنیا میں ہو پھر غلغلہ توحید کا

گونج اُٹھیں نعرۂ تکبیر سے کوہ و دمن
مشرق و مغرب میں ہر اک لب پہ ہو صلِّ علیٰ

پھر خدا کی حمد سے بھر جائے یہ ساری زمیں
آسماں سے بارشِ انوار ہو صبح و مسا

پھر محمد مصطفےٰ پر ہر کوئی بھیجے درُود
دامنِ احمدؑ سے وابستہ ہوں سب شاہ و گدا

ناصرِ دیں کے ذریعے غلبۂ اسلام ہو
شاہِ یثربؐ ہو زمانے کا امام و پیشوا

چپے چپے پر زمیں کے ذکرِ قرآں ہو بلند
سب پہ غالب ہوں غلامانِ محمد مصطفےٰ

ساقیٔ کوثر کے اس خمخانہ سے جا و یہ سے
"تشنہ روحوں کو پلا دو شربتِ وصل و بقا"

لاؤ ہر اک قوم کو اسلام کی آغوش میں
ابیض۔ اصفر۔ اسود و احمر پہ ہو فضلِ خدا

ضال اور مغضوب بھی پائیں صراطِ مستقیم
الغرض ہو جائے سب دُنیا ہدایت یافتہ

ہے دُعا بسمل کو نیکی کی خدا توفیق دے
اسکو بھی ہو جائے حاصل اپنے مولا کی رضا

"تشنہ روحوں کو پلا دو شربتِ وصل و بقا"

(جناب چودھری شبیر احمد صاحب شبیر، ربوہ)

آج ہے پھر جانِ جاناں بزم میں جلوہ نما
کس قدر پُرکیف ہے اپنے گلستاں کی فضا
چل رہی ہے پھر خرامِ ناز سے بادِ صبا
ابرِ رحمت ہے زبانِ حال سے یہ کہہ رہا ——— "تشنہ روحوں کو پلا دو شربتِ وصل و بقا"

آپ پر جو خواب میں پُرکیف سی تنویر تھی
وہ خدائے قادرِ مطلق کی اک تدبیر تھی
آپ کے ہاتھوں بدلنی غرب کی تقدیر تھی
غرب کے پیاسوں کو ملنا تھا پیامِ جانفزا ——— "تشنہ روحوں کو پلا دو شربتِ وصل و بقا"

کفر اور الحاد کے سینہ پہ ہے سنگِ گراں
آپ کے ہاتھوں قیامِ مسجدِ نصرت جہاں
اس میں ہے اہلِ بصیرت کے لئے زندہ نشاں
دن میں پانچوں وقت اُٹھے گی یہاں سے یہ صدا ——— "تشنہ روحوں کو پلا دو شربتِ وصل و بقا"

دخترِ رز کتنے مونہوں سے چھڑائی آپ نے
جامِ کوثر کی لگن ان کو لگائی آپ نے
تشنہ کاموں کو مئے عرفاں پلائی آپ نے
ساقیٔ کوثر کے اب ہیں آپ ہی اہلِ وفا ——— "تشنہ روحوں کو پلا دو شربتِ وصل و بقا"

آپ کے اس میکدہ کی اور بھی توقیر ہو
بادۂ توحید سے سارا جہاں تسخیر ہو
موردِ لطف و کرم پھر آپ کا شبیر ہو
پھر ذرا دربان کو کہہ دیجئے اک مرتبہ ——— "تشنہ روحوں کو پلا دو شربتِ وصل و بقا"

"تشنہ رُوحوں کو پلا دو شربتِ وصل و بقا"

(از جناب میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر تجارت و صنعت صدر انجمن احمدیہ)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث حضرت میرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ایدہ اللہ اطال اللہ عمرہ جب یورپ کے سفر کی تیاری فرما رہے تھے اُس وقت ان کی زبانِ مبارک پر یہ مصرعہ جاری کیا گیا ؏
"تشنہ رُوحوں کو پلا دو شربتِ وصل و بقا" ——— (اختر)

ہر طرف پھیلے ہیں شرک و دہریت مثلِ وبا
ہر طرف تاریکیاں ہیں ایک ہے نُورِ ہدیٰ

آپ ہیں نسلِ مسیحا آپ ہی شمشاد ہیں
حضرتِ مہدی مسیحائے زماںؑ کا نافلہ

آپ دیں کی تمکنت اور احمدیت کا ہیں نور
دی خدا نے ہاتھ سے اپنے خلافت کی قبا

آپ پھیلائیں گے اب نورِ خدا چاروں طرف
پردہ ظلمات کے اُن سے چھوٹے گی ضیا

آپ کو نصرت ملیگی آسماں سے بے خطا
کام ہے اس بارگاہ کا جس نے بھیجا مہدیؑ طفے

درد میں دنیا کے وہ پسرِ مسیحائے زماںؑ
عزم سے نکلا ہے یورپ کی طرف وہ برملا

ایک دعوت دے رہا احرارِ یورپ کو ہے یوں
لاؤ گر تم میں صداقت کا ہے کوئی شائبہ

آ کے اب جا بھی چکا ہے وہ مسیحائے زماںؑ
تم اندھیروں میں پڑے ہو ہوش میں آؤ ذرا

میں نہیں کہتا ہوں سچا دین تو اسلام ہے
رات دن اس میں دُعا کے معجزے ہیں رُونما

'آرہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج'
عقل و دانش پائیں گے واحد خدا کا آسرا

ہے دعا اختر کی تجھ پر رحمتیں برسا کریں
میرزا ناصر خدا کے برگزیدہ رہنما

ہے خدا نے اسکو بھیجا دے کے اب پیغام یہ
"تشنہ رُوحوں کو پلا دو شربتِ وصل و بقا"

نگاہِ کرم

(محترم جناب نسیم سیفی۔ ربوہ)

اک نگاہِ کرم کا سہارا ملا تو مَیں ہر دم سنبھلتا چلا جاؤنگا
وہ نوردِ محبت ہوں مَیں عمر بھر آپ کے ساتھ چلتا چلا جاؤنگا

دل کو راحت کا خوگر کروں کس لئے رنج و غم سے بھلا مَیں ڈروں کس لئے
رات دن میں بدلتی ہے دن رات میں مَیں بھی یونہی بدلتا چلا جاؤنگا

زہد و عصیاں سے مَیں بے خبر ہی سہی مجھ سے انکی شفاعت کا وعدہ تو ہے
داورِ حشر ہی کی قسم حشر میں مَیں مسلسل مچلتا چلا جاؤنگا

مَیں نے مانا کہ بیکار سی چیز ہوں لیکن اک بات تو قابلِ غور ہے
آپ کی بزم میں روشنی کے لئے صورتِ شمع جلتا چلا جاؤنگا

زندگی کا قرینہ نہ آیا مجھے میری یہ ہار بھی جیت ہی بن گئی
میری نظروں میں جو بچ گئے ہیں نسیم انکے سانچے میں ڈھلتا چلا جاؤنگا

ذُوالکِفل سے کون پیغمبر مُراد ہیں؟

(از محترم جناب شیخ عبدالقادر صاحب فاضل عیسائیت)

قرآنِ حکیم میں ذوالکفل پیغمبر کا ذکر سورۃ الانبیاء اور صٓ میں کیا گیا ہے اور دونوں میں صرف نام مذکور ہے مجمل و مفصّل کسی قسم کے حالات کا کوئی تذکرہ نہیں ہے۔ وَاِسۡمٰعِیۡلَ وَاِدۡرِیۡسَ وَذَاالۡکِفۡلِ کُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِیۡنَ۝ ..... (الانبیاء) وَاذۡکُرۡ اِسۡمٰعِیۡلَ وَالۡیَسَعَ وَذَاالۡکِفۡلِ وَکُلٌّ مِّنَ الۡاَخۡیَارِ۝ (صٓ) یعنی (۱) اور اسماعیلؑ ادریس اور ذوالکفل سب (راہِ حق میں) صبر کرنے والے تھے۔ ہم نے انہیں اپنی رحمت کے سایہ میں لے لیا۔ یقیناً وہ نیک بندوں میں سے تھے۔ (۲) اور یاد کرو اسماعیل، الیسع اور ذوالکفل (کے واقعات) کو اور یہ سب نیکوکاروں میں سے تھے۔

مولانا محمد حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی اپنی کتاب قصص القرآن میں لکھتے ہیں:-

"ذوالکفل (علیہ السلام) کے متعلق قرآن عزیز نے نام کے سوا کچھ نہیں بیان کیا۔ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کچھ منقول نہیں ہے۔ لہذا قرآن وحدیث کی روشنی میں اس سے زیادہ نہیں کہا جا سکتا کہ ذوالکفل (علیہ السلام) خدا کے برگزیدہ نبی اور پیغمبر تھے۔ اور کسی قوم کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ اس سے زائد سے سکوت ہے۔ اس کے بعد دوسرا درجہ سیر و تواریخ کا ہے لیکن کافی تفتیش و جستجو کے بعد بھی ہم کو اس سلسلہ میں ایسی معلومات بہم نہیں پہنچ سکیں کہ جن کے ذریعہ سے ذوالکفل (علیہ السلام) کے حالات و واقعات پر مزید روشنی پڑ سکے۔ چنانچہ تورات بھی خاموش ہے اور اسلامی تاریخ بھی" (جلد ۲ صفحہ ۲۲۵)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے تفسیر کبیر میں اس "مہرِ سکوت" کو توڑا اور ثابت کیا ہے کہ ذوالکفل سے مراد حضرت حزقی ایل پیغمبر ہیں۔ اس تحقیق کی تائید میں بعض تاریخی شواہد درج ذیل ہیں۔

(۱)

یہود کی جلا وطنی کے زمانہ میں جو انبیاء آئے ان میں حزقی ایل وہ پہلے پیغمبر ہیں جو کہ دوہرا مشن لے کر آئے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل کے علاقہ کے دو حصے ہو گئے تھے۔ شمالی حصہ اسرائیل کہلایا، اس کا دار الخلافہ سامریہ تھا۔ جنوبی حصہ یہودیہ کہلایا، اس کا دار الخلافہ یروشلم تھا۔ حضرت حزقی ایل کے وقت سامریہ کے یہود جلا وطنی کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ اشوری بادشاہوں نے شمالی سلطنت کو تہ و بالا کر دیا تھا۔ اہل سامریہ بابل میں دھکیل دیئے گئے۔ اس پیغمبر کے زمانہ میں بابل اور یروشلم یہودیوں کے دو بڑے مرکز تھے۔ حضرت حزقی ایل کے سپرد دوہرا مشن کیا گیا۔ وہ پہلے یروشلم کی طرف مبعوث ہوئے (حزقی ایل ۲/۱ تا ۳/۹) پھر آپ کو حکم ہوا کہ بابل کے اسیروں کے ہاں جائیں اور اُن تک پیغامِ حق پہنچائیں۔ (حزقی ایل ۳/۱۵ تا ۲۱) ذوالکفل آپ کا خطاب تھا۔ عبرانی میں کفل کے معنے دوچند، دوگنا اور دوہرے کے ہیں۔ اس خطاب میں آپ کی یعنی Twofold ministary دوہرے مشن کی طرف واضح اشارہ ہے۔ عبرانی اُردو لغت از ولیم ہوپر میں کفل کے نیچے یہ معنے لکھے ہیں :-

"دو تہہ کرنا۔ دوہرایا جانا (بصیغہ واحد و تثنیہ) دوہراپن۔"

عربی میں بھی کفل کے معنے دوگنا اور دوچند کے ہیں۔

حزقی ایل چونکہ بیک وقت یروشلم اور بابل کے پیغمبر تھے، آپ بنی اسرائیل کے دونوں گھرانوں کی طرف مبعوث ہوئے اس لئے آپ بجا طور پر ذوالکفل کے خطاب کے مستحق تھے۔ اندریں صورت ذوالکفل کے معنے ہوں گے "دوہرے مشن والا پیغمبر"۔

(۲)

حضرت یرمیاہ نبی حضرت حزقی ایل کے آقا اور استاد تھے۔ بخت نصر کے حملہ کے بعد سپہ سالارِ اعظم نے حضرت یرمیاہ نبی کو پیشکش کی کہ ہم آپ کو عزت و احترام سے بابل پہنچانے کے لئے تیار ہیں مگر آپ نے یروشلم کے کھنڈروں میں رہنا پسند کیا اور بابل نہیں گئے۔ لیکن حضرت حزقی ایل چونکہ دوہرا مشن لیکر مبعوث ہوئے تھے اللہ تعالیٰ کے حکم پر آپ بابل گئے اور جلا وطن یہودیوں کو پیغامِ حق پہنچایا۔ آپ بنی اسرائیل کے دونو حصوں کے نگہبان بنائے گئے۔

کفل کے دوسرے معنے کفالت کے ہیں۔ صحیفہ حزقی ایل میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو بنی اسرائیل کا نگہبان (کفیل) مقرر کیا (۳/۱۷) اس طرح کفل کے دونوں معنوں کے لحاظ سے آپ ذوالکفل تھے۔ دوہرے مشن کے لحاظ سے بھی اور ایک منتشر گلہ کے کفیل ہونے کی رعایت سے بھی۔

(۳)

صحیفہ حزقی ایل کے واقعات میں بہت کچھ تحریف و تبدیل اور تقدیم و تاخیر ہو گئی ہے۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حزقی ایل بخت نصر کے حملہ سے پیشتر

بابل جا چکے تھے۔ وہیں مبعوث ہوئے۔ بابل سے آپ نے یروشلم کو خطاب کیا۔ لیکن اس صحیفہ کے بغور مطالعہ سے پتہ لگتا ہے کہ آپ پہلے یروشلم کی طرف مبعوث ہوئے پھر بابل جانے کا آپ کو حکم ہوا۔ صحیفہ حزقی ایل میں تغیر و تبدل کی وجہ سے اصل بات مشتبہ ہوگئی ہے۔ جدید نظریہ یہ ہے کہ آپ پہلے یروشلم بھیجے گئے بخت نصر کے حملہ کے بعد آپ بابل آگئے۔ گزشتہ سال بائیبل کا ایک نیا ترجمہ "یروشلم بائیبل" کے نام سے شائع ہوا ہے اس کے نوٹوں میں تسلیم کیا گیا ہے کہ نئے نظریہ کی رُو سے حضرت حزقی ایل Twofold ministary یعنی دوہرے مشن والے پیغمبر تھے (ص ۸۹)۔ عصر حاضر کے علماء پر جو چیز آج منکشف ہوئی ذوالکفل کے خطاب میں اس کی طرف واضح اشارہ موجود ہے۔

(۴)

حضرت حزقی ایل روحانی لحاظ سے بھی ذوالکفل تھے۔ آپ کو بابل سے یروشلم تک کئی دفعہ اسراء ہوا۔ (حزقی ایل ۸/۳، ۱۱/۲۴، ۴۰/۲)۔ آپ چونکہ بیک وقت بابل اور یروشلم کے پیغمبر تھے آپ کی رُوح ان دونو مراکز کی اصلاح کے لئے بے قرار رہتی۔ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ آپ اسراء میں یروشلم گئے۔ اسراء کے ان واقعات میں بھی آپ کے دوہرے مشن کی طرف اشارہ ہے۔

(۵)

صحیفہ حزقی ایل میں ہے کہ حضرت حزقی ایل اسرائیل کی دو بیٹیوں کی طرف مبعوث ہوئے۔ ایک بیٹی سامریہ میں آباد ہوتی جو کہ شمالی سلطنت کا دارالخلافہ تھا۔ اب وہ بابل میں جلاوطنی کی زندگی بسر کر رہی تھی۔ اس کا سُہاگ لُٹ چکا تھا۔ دوسری بیٹی بخت نصر کی فوج کا لقمہ بننے والی تھی، اس کا گھر یروشلم تھا (حزقی ایل ۲۳ باب) اس بیان میں بھی آپ کے دوگونہ مشن کا بیان ہے۔

(۶)

حضرت حزقی ایل کی قبر بھی بتا رہی ہے کہ ذوالکفل آپ ہی کا خطاب تھا۔ ذوالکفل کے نام سے یوں تو کئی قبریں بنا ڈالی گئیں، نابلس سے لیکر بلخ تک ذوالکفل کے نام سے کئی قبریں ملتی ہیں لیکن عراق میں ہندیہ نہر کے بائیں کنارے ایک قبر ایسی ہے جس کے بارہ میں یہود نے بھی کسی شک و شبہ کا اظہار نہیں کیا۔ یہ قبر جس مقام پر ہے اس کا قدیمی نام کُفیل یا کِفیل ہے۔ متواتر روایت میں آنیوالا نام بتا رہا ہے کہ ذوالکفل اسی جگہ دفن ہیں انسائیکلوپیڈیا آف اسلام اور جیوش انسائیکلوپیڈیا میں اس قبر کی اہمیت کو تسلیم کیا گیا۔ لکھا ہے کہ یہ وہ پہلی قبر ہے جس کے متعلق یہود بھی کسی شبہ کا اظہار نہیں کرتے مسلمان اور یہود یکساں اس کی زیارت کرتے رہے۔ آثار قدیمہ کی یہ شہادت بھی قرآن حکیم کی تائید میں ہے۔

(۷)

ذوالکفل کے ایک معنے کفیل یعنی ذمہ وار کے ہیں۔ یہ معنے بھی حضرت حزقی ایل نبی پر پورے طور پر

چسپاں ہوتے ہیں۔ اس پیغمبر کو اُس وقت قوم کا کفیل مقرر کیا گیا جب وہ ایک منتشر گلّہ کی صورت میں جلاوطنی کی زندگی بسر کر رہی تھی۔ کفالت کی شرائط یہ تھیں:۔

۱۔ اگر تُو نے اللہ تعالیٰ کا پیغام کسی گناہ گار تک نہ پہنچایا اور وہ روحانی موت مرگیا تو اس کی ذمہ واری تم پر ہوگی۔

۲۔ ایک راستباز آدمی جو کہ ابتلاءِ گناہ میں پڑنے والا ہے اس کی تربیت تیرے ذمہ ہے۔ اگر عدمِ تربیت کے باعث وہ گناہ میں ملوّث ہوگیا تو نتائج کے تم ذمہ دار ہوگے۔

ان شرائط کے ساتھ حزقی ایل کو دو دفعہ قوم کی کفالت سونپی گئی۔ پہلی کفالت کا ذکر حزقی ایل ۳/۱۶ تا ۲۱ میں ہے اور دوسری کفالت کا ذکر حزقی ایل ۳۳/۱ تا ۹ میں۔ اس طرح آپ جلاوطن یہودیوں کے کفیل بنا دیئے گئے۔

پیکس بائبل کومنٹری میں ہے کہ اسرائیلی تاریخ میں پہلی دفعہ کسی پیغمبر کو ایک چوپان کی طرح قوم کا نگہبان بنایا گیا اور یہاں تک ذمہ واری ڈالی گئی کہ اگر کسی بھیڑ کا نقصان ہوا تو اسکی ذمہ واری تم پر ہوگی:۔

"For the first time in Hebrew history the prophet becomes a pastor; he has the "care of souls." P. 505

ظاہر ہے کہ حضرت حزقی ایل نیک و بد دونوں کے کفیل تھے۔ آپ کو رُوحوں کا ذمہ وار ٹھہرایا گیا۔ جس طرح گلّہ چوپان کے سپرد ہوتا ہے نقصان یا عدمِ توجہ کی اس سے بازپرس ہوتی ہے بعینہٖ اسی طرح پیغمبر کے سپرد اسرائیل کا منتشر گلّہ کیا گیا۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ عربوں میں حضرت حزقی ایل کفیل کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔ راڈول اپنے ترجمۂ قرآن میں ایک مغربی سیّاح کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ عرب حزقی ایل کو کفیل کے خطاب سے پکارتے ہیں۔ (صفحہ ۱۵۶ حاشیہ)

جس مقام پر حضرت حزقی ایل کی روایتی قبر ہے اُسے بھی کفیل کہتے ہیں۔

مختصر یہ کہ قرآن حکیم میں حزقی ایل کو تین وجہ سے ذوالکفل کہا گیا:۔

۱۔ کِفل کے معنے "دوگنا" کے ہیں۔ آپ دوہرا مشن لے کر آئے۔ پہلے یروشلم کی طرف مبعوث ہوئے بعد ازاں بابل کی طرف۔ پھر قوم کے دونوں حصّوں یعنی اسرائیل اور یہود کو آپ نے مخاطب کیا۔

۲۔ کِفل کے معنے کفالت کے بھی ہیں۔ آپ ذوالکفل تھے یعنی منتشر گلّہ کے کفیل بنائے گئے۔

۳۔ نزولِ قرآن کے وقت جہاں آپ مدفون ہوئے اس مقام کو کِفل یا کفیل کے

نام سے پکارتے تھے۔ اس لئے حضرت حزقی ایل بجا طور پر ذوالکفل تھے۔

(۸)

قرآنی ترتیب میں بعض حکیمانہ اشارے مضمر ہیں۔ سورۂ صٓ میں الیسع پیغمبر کے بعد ذوالکفل کا ذکر بتاتا ہے کہ ذوالکفل یسعیاہ نبی کے بعد مبعوث ہوئے۔ یسعیاہ کی بعثت ۷۴۰ ق م میں ہوئی۔ حزقی ایل چھٹی صدی کے آخری ربع میں انعام نبوت سے سرفراز ہوئے۔ پھر ان ہر دو نبیوں میں گہری مماثلت ہے۔ اسرائیلی تاریخ میں یسعیاہ اور حزقی ایل کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ یسعیاہ سے اسرائیل کی جلاوطنی کا آغاز ہوا اور حزقی ایل کے وقت انجام۔ یسعیاہ نے بتایا کہ قوم جلاوطن ہوگی، حزقی ایل جلاوطنوں کے پیغمبر بنائے گئے۔ ان کی نبوت میں بھی مماثلت ہے۔ تاریخ بائیبل میں لکھا ہے:-

"حزقی ایل کا آفتاب یشعیاہ کے
آفتاب کی طرح یہودیوں اور
غیر قوموں پر (آنیوالے نبی یعنی) مسیح
کی سلطنت کا سنہرا عکس ڈالتا ہوا
غروب ہوا۔"[۱]

قرآن حکیم میں اسماعیل، ادریس، الیسع اور ذوالکفل کے یکجائی ذکر میں گوناگوں حکمتیں ہیں۔ یہ پیغمبر کئی لحاظ سے ایک سلک میں پروئے ہوئے ہیں۔ حضرت حزقی ایل قوم کے مصائب کا پیکر تھے۔ آنیوالی مصیبتیں علامتی طور پر آپ کے وجود پر وارد کی گئیں۔ آپ صبر و رضا کا اعلیٰ نمونہ تھے۔ اس لحاظ سے حضرت اسماعیل، ادریس اور الیسع علیہم السلام کی زندگی کے نمونہ میں آپ کا پیکر ڈھلا ہوا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن حکیم نے ان پیغمبروں کا یکجائی ذکر کیا ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام راہ خدا میں عملاً ذبح کر دیئے گئے۔ آپ کو وادی غیر ذی زرع میں چھوڑ آنے کا حکم ہوا۔ لق و دق صحرا میں پروان چڑھے۔ حضرت ادریس بھی اپنی قوم کے فسق و فجور اور بداعمالیوں سے منہ موڑ کر کسی "دور افتادہ" مقام پر چلے گئے[۱]۔ حضرت الیسع آرے سے چر گئے لیکن ثبات و قرار میں فرق نہ آیا[۲]۔ یہی حال حزقی ایل کا تھا۔ صحیفۂ حزقی ایل کے اوراق آپ کے مصائب کے آئینہ دار ہیں۔ آپ بھی یروشلم سے جلاوطن ہو کر بابل میں گئے۔ سرکش قوم نے بالآخر آپ کو شہید کر دیا۔ یہ سب پیغمبر مصائب و شدائد میں کچلے ہوئے صبر و رضا کا اعلیٰ نمونہ تھے۔ ایک ہی روحانی جوہر کے یہ ٹکڑے تھے اسی لئے قرآن حکیم میں ان کا یکجائی ذکر ہوا ہے۔

تاریخی مواد

آخر میں ضروری حوالے درج ذیل ہیں:-

---

[۱] تواریخ بائیبل از ولیم جی۔ بلیکی اُردو صفحہ ۲۸۴)

[۱] صحیفہ ادریس۔

[۲] عبرانیوں ۱۱/۳۷ میں جس پیغمبر کے آرہ سے چیرے جانے کا ذکر ہے علماء کے نزدیک اس سے مراد یسعیاہ ہیں۔

(۱)

شارٹر انسائیکلوپیڈیا آف اسلام میں لکھا ہے کہ ذوالکفل کے معنے علمائے اسلام نے "دوگنا ثواب والا" کے بھی کئے ہیں :-

"Other legents are connected with the meaning of Kifl as "double. Dhul-Kifl enjoyed a double measure of Gods' rewards because he had done a double share of pious works."

کفل کے معنے دوچند کے ہیں۔ اسلامی روایات میں کفل کے ان معنوں کے پیش نظر ذوالکفل کو دوہرے انعاماتِ الٰہیہ کا وارث قرار دیا گیا کیونکہ اس پیغمبر کا نیک کاموں میں "ڈبل حصّہ" تھا۔ کفل کے ان معنوں کی رُو سے "دوہرے مشن والا پیغمبر" معنے بھی بہت مناسب ہیں۔

(۲)

حزقی ایل کے مشن کے متعلق "یروشلم بائبل" میں لکھا ہے :-

"Hence the recent hypothesis of a twafold ministary. Ezekiel remaining in Palestine and preaching there untill the fall of Jerusalem in 587 and only joining the Babylonian exiles after this event.

حال ہی میں حزقی ایل کے دوہرے مشن کا مفروضہ پیش کیا گیا۔ اس نظریہ کی رُو سے حزقی ایل کنعان میں اُس وقت تک رہے جب تک کہ بخت نصر نے یروشلم کی تسخیر کے بعد یہود کو جلا وطن نہیں کر دیا۔ اس جلاوطنی میں آپ بابل گئے۔ اس طرح آپ نے یروشلم میں بھی تبلیغ کی اور بابل میں بھی۔

(۳)

ذوالکفل کی قبر کے متعلق شارٹر انسائیکلوپیڈیا آف اسلام میں لکھا ہے :-

"Of greater importance down to recent times was the tomb

of Dhul-Kifl in Kafil (or Kifil) formerly Ber mallaha, on the left bank of the Hindiya canal, south of Hilla in Meso-potamia, in which districts the tombs of many saints were located and honoured, without a doubt first by the Jews

(Yaqut ii 594)

یوں تو ذوالکفل کے نام پر کئی ایک قبریں بنائی گئیں لیکن ایک قبر جو کہ زمانۂ قدیم سے لے کر عصرِ حاضر تک مشہور ہے بہت بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ یہ قبر عراق میں ہندیہ نہر کے بائیں کنارے پر ہے۔ اس علاقہ میں بہت سے صلحاء کی قبریں ہیں۔ یہ پہلی قبر ہے جس کے بارہ میں یہود نے کسی شک و شبہ کا اظہار نہیں کیا۔ یاقوت نے بھی اس قبر کا ذکر کیا ہے۔

(۴)

جیوش انسائیکلوپیڈیا میں حزقی ایل کے مقبرہ کی تصویر بھی دی گئی ہے لکھا ہے:-

"The traditional burialplace of the prophet Ezekiel around which many sagas and legends have gathored, is shown at Kefil near Birs Nimrud; for centuries it has been a favorite place of pilgrimage for Mohammedans as well as for Jews. In the twelfth century the mausoleum contained a large Hebrew library, and it was said that many of these books dated from the time of the First Temple. ....

... The pilgrim ages

to the spot took place in the autumn, and thousands of Jews celebrated the Feast of Tabernacles there."

(VOL V P. 316)

حزقی ایل کی روایتی قبر برس نمرود کے نزدیک کفیل مقام پر ہے۔ صدیوں سے یہ جگہ حزقی ایل کی ابدی آرامگاہ کے طور پر مشہور ہے۔ قرنہا قرن سے اس مقام کی زیارت کے لئے ہزاروں یہود اور مسلمان کھنچے چلے آتے ہیں۔ بارھویں صدی میں مقبرہ سے ملحق ایک بڑی لائبریری بھی تھی جس میں ہیکل کی تعمیرِ اوّل کے وقت کی عبرانی کتابیں موجود تھیں۔ ہزاروں یہودی یہاں عیدِ خیام مناتے ہیں۔

(۵)

یہود کے ربانی لٹریچر میں بھی تسلیم کیا گیا کہ حزقی ایل کی نبوت کا آغاز یروشلم میں ہوا۔ پھر وہ جلاوطن یہودیوں کے ساتھ بابل میں جا بسے۔ جیوش انسائیکلو پیڈیا میں "ربانی لٹریچر" کے عنوان کے تحت لکھا ہے :-

"He was already active as a prophet while in Palestine, and he retained this gift when he was exiled.... to Babylon."

(VOL V P. 314 b)

"حزقی ایل جب فلسطین میں تھے تو اُن کی نبوت کا آغاز ہو چکا تھا۔ جلاوطنی میں تحفۂ نبوت بابل کے اسیروں کے سامنے انہوں نے پیش کیا"

ظاہر ہے کہ حزقی ایل بنی اسرائیل کے دونوں گھرانوں کو پیغامِ حق پہنچانے والے پیغمبر تھے۔ سامریہ اور یروشلم کے یہود آپ کے مخاطب تھے۔ اِس لحاظ سے آپ دوہرے اجر، دوگنا ثواب اور ڈبل مشن والے پیغمبر تھے۔ یہی ذوالکفل کے معنے ہیں۔

(۶)

جیوش انسائیکلو پیڈیا میں ہے کہ حزقی ایل دوہرے مشن کے لحاظ سے انبیائے بنی اسرائیل میں منفرد ہیں :-

"Ezekiel accupies a distinct and unique position among the Hebrew prophets. He stands the midway between two epocks, drawing

his conclusions from the one and pointing out the path toward the other.

In conformity with the two parts of his book his personality and his preaching are alike twofold.

(VOL X P. 314 a)

" حزقی ایل انبیائے بنی اسرائیل میں ایک ممیّز اور یکتا مقام کے حامل ہیں۔ وہ دو زمانوں کے مقامِ اتصال پر کھڑے ہیں۔ عصرِ اوّل کے نتائج کی روشنی میں عصرِ ثانی کی منزل کی طرف آپ نے راہ نمائی کی۔ صحیفۂ حزقی ایل کے دو حصوں کی طرح آپ کی ذات، آپ کی تبلیغ اور مشن بھی دو چند اور دوہرے حقائق کا حامل ہے۔"

اس تحقیق سے ظاہر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا نظریہ کہ ذوالکفل سے مراد حزقی ایل ہیں، ہر لحاظ سے ایک مکمل اور درست نظریہ ہے۔

ذوالکفل ایک ایسا خطاب ہے جس میں حزقی ایل پیغمبر کی زندگی، ان کے لائحہ عمل اور مشن کا نچوڑ آجاتا ہے۔ قرآن حکیم کا یہ کمال ہے کہ اس نے اس پیغمبر کو ایک ایسے جامع اور ذوالمعارف خطاب سے یاد کیا جس کے حلقہ میں پیغمبر کی ذات ایک درخشندہ نگینے کی طرح جڑی ہوئی ہے +

<u>ایک مفید حوالہ</u>

ختمِ نبوّت کن معنوں میں؟

مولانا محمد حسین آزاد نے آبِ حیات میں ذوق کا تذکرہ کرتے ہوئے بعنوان "ملک الشعراء خاقانیٔ ہند شیخ ابراہیم ذوق" (ابتدا میں) لکھا ہے:-

"جب وہ صاحبِ کمال عالمِ ارواح سے کشورِ اجسام کی طرف چلا تو فصاحت کے فرشتوں نے باغِ قدس کے پھولوں کا تاج سجایا، جن کی خوشبو شہرتِ عام بن کر جہاں میں پھیلی اور رنگ نے بقائے دوام سے آنکھوں کو طراوت بخشی۔ وہ تاج سر پر رکھا تو آبِ حیات اس پر شبنم ہو کر برسا کہ شادابی کو کملاہٹ کا اثر نہ پہنچے۔ ملک الشعرائی کا سکّہ اسکے نام سے موزوں ہوا اور اسکے طغرائے شاہی میں یہ نقش ہوا کہ اس پر نظمِ اردو کا خاتمہ کیا گیا۔ چنانچہ اب ہرگز امید نہیں کہ ایسا قادر الکلام پھر ہندوستان میں پیدا ہو۔"

اسی طرح جماعت احمدیہ کہتی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کا خاتمہ کیا گیا چنانچہ اب ہرگز ایسا عظیم الشان نبی دنیا بھر میں پیدا نہیں ہو گا۔ (مرسلہ سید ساجد احمد سکھیکی ضلع گوجرانوالہ)

خطرہ نہ یہود سے ہے نہ ہنود سے

خطرہ ان سادہ لوح تیمارداروں سے ہے جو مسلم لیگ کے رہنماؤں پر آس لگائے بیٹھے ہیں!

نائب صدر مجلس احرار اسلام کا ۱۹۳۹ء میں ایک لرزہ خیز بیان

(جناب مولوی دوست محمد صاحب شاہد)

۱۹۳۹ء کا دور مسلمانوں کی عالمی سیاست میں ایک انتہائی نازک دور سمجھا جاتا ہے۔ اس پُر آشوب زمانہ میں ایک طرف ہندوستان میں کانگرسی وزارتیں اقتدار کے نشہ میں مسلمانوں کے مذہب، تمدن اور ثقافت کو پامال کر کے ہندوستان پر ہندو راج کے قیام کا خواب دیکھ رہی تھیں اور مسلمانوں کو ظلم و ستم کا برملا نشانہ بنایا جا رہا تھا (جیسا کہ مسلم لیگ نے انہی دنوں ایک انگریزی رپورٹ میں اس کی ہولناک تفصیلات شائع بھی کر دی تھیں) دوسری طرف یہود نامسعود فلسطین میں قومی وطن بنانے کی خطرناک سازش میں مصروف تھے!! جو پورے عالم اسلام کے سینے میں خنجر پیوست کرنے کے مترادف تھا۔

اس روح فرسا ماحول اور جگر پاش صورت حال میں جہاں تک برصغیر پاک و ہند کی جماعتوں کا تعلق ہے سیاسی جماعتوں میں سے مسلم لیگ اور مذہبی اور دینی جماعتوں میں سے جماعت احمدیہ نے یہودی سازش کے خلاف خاص طور پر صدائے احتجاج بلند کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے تو لنڈن مشن کو خاص طور پر اس قضیہ کے بارے میں مسلم مفادات کے تحفظ اور ترجمانی کا ارشاد فرما رکھا تھا۔ علاوہ ازیں ۱۹۳۹ء میں حضور نے برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر چیمبرلین کو تار بھی دیا کہ :-

> "اپنی تعداد کے لحاظ سے یہودیوں
> کا عربوں سے بڑھ جانے اور
> اس طرح ان پر چھا جانے کا
> خیال عربوں کے لئے نہایت
> خوفناک ہے اور وہ اسے
> کبھی برداشت نہیں کر سکتے۔"
> (الفضل ۴ مارچ ۱۹۳۹ء)

جہاں تک مسلم لیگ کا تعلق ہے وہ بھی اپنے پلیٹ فارم پر قضیہ فلسطین کے بارے میں مسلمانان ہند کی راہ نمائی کرنے میں مصروف عمل تھی۔ اس نے "یوم فلسطین" منایا اور قرار دادیں پاس کیں۔

مولوی عبدالمجید صاحب قرشی صدر "سیرت کمیٹی"

نے ان دنوں ایک کتابچہ شائع کیا جس میں اس مسئلہ کی اہمیت واضح کرتے ہوئے ایک عرب مبصر کا درج ذیل بیان بھی لکھا کہ :-

"اس وقت اسلام کے سامنے
زندگی کے دو آخری خطرات
نمایاں ہو گئے ہیں۔ ایک خطرہ
فلسطین کے اندر یہودیوں
کے لئے قومی وطن بنانے کا
خطرہ ہے اور دوسرا خطرہ
ہندوستان کے اندر ہندوؤں
کے قومی راج قائم کرنے کا
خطرہ ہے۔"

اس اظہارِ حقیقت کے بعد قریشی صاحب نے مسلم لیگ سے دریافت کیا کہ مسئلہ فلسطین میں اس کا عملی پروگرام کیا ہے؟ یہ کتابچہ منظر عام پر آیا تو شیخ نظام الدین صاحب نائب صدر مجلس احرار (باغبانپورہ لاہور) نے "مجلس احرار کی خدمات کا مجموعہ مسمّی بہ مجلس احرار و مسلم لیگ" کے نام سے ۲۲ صفحات پر مشتمل پمفلٹ شائع کیا۔

اس پمفلٹ میں شروع سے آخر تک مسلم لیگ اور اس کے اکابر کے خلاف زہر چکانی کی گئی تھی اور اس میں صاف کھلے اور واضح لفظوں میں اعلان عام کیا گیا تھا کہ ہنود اور یہود عالمِ اسلام کے لئے کوئی خطرہ نہیں، خطرہ صرف ان سادہ مزاج لوگوں سے ہے جو مسلم لیگ اور اس کے لیڈروں کو اپنے مسائل کے حل میں امیدگاہ بنائے بیٹھے ہیں۔ چنانچہ نائب صدر مجلس احرار اسلام نے لکھا :-

"ہم خطرات کے شمار کے
قائل نہیں ہیں۔ ہمارے
نزدیک مسلمانوں کے لئے
اور اسلام کے لئے کوئی خطرہ
نہیں۔ اسلام خدا کا پسندیدہ
دین ہے وہ اس لئے دنیا میں
آیا ہے کہ تمام دُنیا کے مذاہب
پر غالب ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد اسلام
کا غلبۂ مجموعی تھا۔ یہ غلبہ اپنی قدرتی
رفتار کے ساتھ جاری ہے۔
اس رفتار کو نہ کوئی شخص روک
سکتا ہے اور نہ وہ رُکنے والی
ہے اس لئے اسلام کی زندگی کے
سامنے نہ ایک خطرہ ہے نہ خطرے۔
اسی طرح ملّتِ اسلامیہ بھی زندہ
رہنے اور نہ صرف زندہ رہنے
بلکہ غالب ہو کر رہنے کے لئے
پیدا ہوئی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ
افراد میں ردّ و بدل ہو۔ ہو سکتا
ہے کہ قبائل و اقوام میں تغیّر و
انقلاب ہو۔ لیکن ملّت بحیثیت
مجموعی "خیرِ اُمّت" ہے اور وہ

باقی، برقرار اور قائم رہے گی جس طرح بنی امیہ کے زوال نے بنی عباس کو جگہ دی، بنی عباس نے فاطمیین کو جانشین بنایا اور فاطمیین کا علَم عثمانیوں نے سنبھال لیا، اسی طرح ملت میں بھی مختلف قومیں اٹھتی اور بیٹھتی رہیں گی۔ اس لئے نہ اسلام کو خطرہ ہے نہ مسلمانوں کو۔ لیکن اگر ان حضرات کے طرزِ استدلال کو قبول کر لیا جائے جو خدا کی دو مغضوب قوموں سے خدا کے پسندیدہ دین اور خدا کی منعم علیہ قوم کے لئے خطروں کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتے تو ہم عرض کریں گے کہ خطرہ نہ یہود سے ہے نہ ہنود سے بلکہ "خطرہ" خود ان نیک دل اور سادہ لوح تیمارداروں سے ہے جو ملتِ اسلامیہ کے مردِ بیمار کے مداوا کے لئے مسلم لیگ اور اُس کے رہنماؤں کی جدوجہد اور عملی پروگرام پر آس لگائے بیٹھے ہیں۔" (صـ۴-۵)

علماء کا ایک فتویٰ

پرویزیوں کے بچّوں کے جنازہ کا سوال

سوال

جو شخص منکرِ حدیث ہو (پرویزی) بخاری شریف وغیرہ کو بکواس کہتا ہو، تین نمازیں، سات یا تین روزے یا ایک سجدہ، قرأت نماز اپنی طرف سے جانتا ہو ایسا شخص جب مرجائے یا اُس کی اولاد صغیرہ مرجائے تو اس پر نمازِ جنازہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب

جو شخص حدیثِ نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا انکار کرے اور پانچ نمازیں تسلیم نہ کرے اور پورے روزے ماہِ رمضان کے نہ مانے اور دوسرے سجدہ کی فرضیت کا قائل نہ ہو وہ شخص اسلام سے خارج ہے۔ وہ مرجائے یا اُس کی چھوٹی اولاد میں سے کوئی مرجائے اُن کا جنازہ نہ پڑھا جائے۔ جیسے حکم ماں اور باپ کا ہے وہی ان کی اولاد صغار کا ہے اور بڑی اولاد کا حکم اپنا علیحدہ ہے کیونکہ اگر وہ مسلمان ہوں اور ارکانِ اسلام کے منکر نہ ہوں تو اُن کو مسلمان سمجھا جائے گا اور اُن کے احکام مسلمانوں جیسے ہوں گے۔" (ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی اپریل ۱۹۶۷ء صـ۴۲-۴۳)

(مرسلہ ملک محمود احمد۔ لاہور)

حضرت مسیح علیہ السلام نے ہمیشہ توحید کی منادی کی

تثلیث کے رد میں انجیل سے ایک واقعاتی دلیل!

(مکرم عطاء المجیب راشد ایم۔اے، ربوہ)

تثلیث عیسائیت کا بنیادی عقیدہ ہے۔ اس عقیدہ کو عیسائی مذہب میں جو اساسی حیثیت دی جاتی ہے اس کا لازمی تقاضا تھا کہ عیسائیوں کی مذہبی کتاب میں اس عقیدہ کا وضاحت اور تفصیل سے بار بار ذکر ہوتا اور تاریخی طور پر اس عقیدہ کی موجودگی کا قدیم سے ثبوت ملتا لیکن مقام تعجب ہے کہ عیسائی دنیا کا یہ "مایۂ ناز" عقیدہ ہر دو لحاظ سے غلط ثابت ہوتا ہے۔

جہاں تک انجیل میں مسیح کی زبانی اس کے ذکر کا سوال ہے تثلیث کا کوئی بیان انجیل میں نہیں ملتا۔ عیسائی لوگ تثلیث کے ثبوت میں بعض حوالے پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مثلاً متی ۲۸/۱۹ وغیرہ لیکن صاف ظاہر ہے کہ محض تین وجودوں کے ذکر سے تثلیث ثابت نہیں ہوتی۔ اگر تثلیث کا عقیدہ برحق ہوتا تو ضروری تھا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی زبانی بھی اس کا ذکر موجود ہوتا لیکن نہ صرف یہ کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے کبھی تثلیث کا ذکر نہیں کیا بلکہ اس کے بالکل برعکس ہمیشہ توحید اور خدائے واحد کی عبادت کی تلقین کی ہے چنانچہ چند حوالے درج ذیل ہیں:۔

۱۔ "ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا جانیں۔"
(یوحنا ۱۷/۱۴)

۲۔ "یسوع نے اس سے کہا کہ تو مجھے کیوں نیک کہتا ہے؟ نیک کوئی نہیں مگر ایک خدا۔" (لوقا ۱۸/۱۸)

۳۔ "اے اسرائیل سن۔ ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے۔" (مرقس ۱۲/۲۹)

ان واضح بیانات اور اناجیل کی عبارات کے علاوہ اگر حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی پر نظر کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی ساری عمر توحید کی اشاعت میں مصروف رہے۔ کوئی ایک واقعہ بھی ایسا نہیں جس سے یہ ثابت ہو کہ انہوں نے کبھی تثلیث کی منادی کی۔ البتہ ایسے کئی واقعات ملتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ خود بھی توحید پر قائم تھے اور اسی کی منادی کرتے تھے۔ چنانچہ واقعۂ صلیب سے قبل کی کارروائی اس پر شاہد ناطق ہے۔

واقعہ یوں ہے کہ جب یہود نے حضرت مسیح علیہ السلام کو واقعہ صلیب سے قبل گرفتار کر لیا تو ضروری تھا کہ ان کے صلیب دیئے جانے کے لئے ان پر فردِ جرم عائد کی جائے۔ ان کے خلاف الزام یہ لگایا گیا کہ انہوں نے توحید کے خلاف کفر کی تعلیم دی ہے اور اپنے آپ کو بھی خدائی میں شریک کیا ہے۔ (گویا ان پر تثلیث کے عقیدہ کا الزام لگایا گیا) چنانچہ یوحنا کے مطابق اس مقدمہ کے دوران جب مسیح سے بیان طلب کیا گیا تو لکھا ہے کہ:-

"پھر سردار کاہن نے یسوع سے اس کے شاگردوں اور اس کی تعلیم کی بابت پوچھا یسوع نے اسے جواب دیا کہ میں نے دنیا سے علانیہ باتیں کی ہیں۔ میں نے ہمیشہ عبادت خانوں اور ہیکل میں جہاں سب یہودی جمع ہوتے ہیں تعلیم دی اور پوشیدہ کچھ نہیں کہا۔ تو مجھ سے کیوں پوچھتا ہے؟ سننے والوں سے پوچھ کہ میں نے ان سے کیا کہا۔ دیکھ انکو معلوم ہے کہ میں نے کیا کیا کہا" (یوحنا ۱۸/۲۰-۲۱)

اس حوالہ سے ایک بات بالبداہت ثابت ہوتی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے جو پیغام دیا یا جو کچھ تعلیم دی سب اعلانیہ تھے، انبیاء کے طریق کے مطابق انہوں نے کھُلم کھُلا اعلانِ حق کیا اور پوشیدہ طور پر کچھ نہیں کہا۔ اس صورتِ حال میں اگر انہوں نے کفر کی تعلیم دی تھی تو یہودی کاہنوں کو ان کا کفر ثابت کرنے کے لئے ہزارہا گواہ مل سکتے تھے اور اس میں ذرا بھی دقت نہیں ہونی چاہیئے تھی لیکن عملاً ایسا نہیں ہوا۔ بلکہ جب ان کا "کفر" ثابت کرنے کا موقع آیا اور ایسے گواہوں کی ضرورت پیش آئی جو اُن کے کفر پر گواہ ہو سکیں تو تلاشِ بسیار کے باوجود ایک بھی سچا گواہ اس امر کا نہ مل سکا۔ اپنے خود ساختہ الزامات کو ثابت کرنے کی کوشش میں یہودی سرداروں کو بہت سے جھوٹے گواہ بنانے پڑے لیکن پھر بھی کوئی مستند ثبوت نہ مل سکا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ:-

۱۔ "سردار کاہن اور سب صدر عدالت والے یسوع کو مار ڈالنے کے لئے اس کے خلاف جھوٹی گواہی ڈھونڈنے لگے مگر نہ پائی گو بہت سے جھوٹے گواہ آئے" (متی ۲۶/۵۹-۶۰)

۲۔ "سردار کاہن اور سب صدر عدالت والے یسوع کو مار ڈالنے کے لئے اس کے خلاف گواہی ڈھونڈنے لگے مگر نہ پائی۔ کیونکہ بہتیروں نے اس پر جھوٹی گواہیاں تو دیں لیکن ان کی گواہیاں متفق نہ تھیں پھر بعض نے اُٹھ کر اس پر یہ

جھوٹی گواہی دی کہ ہم نے اسے
یہ کہتے سُنا ہے کہ مَیں اس مقدس
کو جو ہاتھ سے بنا ہے ڈھاؤنگا
اور تین دن میں دوسرا بناؤں گا جو
ہاتھ سے نہ بنا ہو لیکن اس پر بھی
ان کی گواہی متفق نہ نکلی۔"

(مرقس ۱۴/۵۵-۵۹)

یہ حوالے ظاہر کرتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام پر جو الزام لگایا جاتا تھا اس کے سچے گواہ موجود نہ تھے اور ان کو زبردستی مجرم ثابت کرنے کے لئے عدالت میں جھوٹے گواہ بڑی کثرت سے پیش ہوئے لیکن منصف مزاج حاکم کی اس سے تسلی نہ ہوئی چنانچہ صاف لکھا ہے کہ:۔

۱- "پیلاطوس نے سردار کاہنوں اور
عام لوگوں سے کہا مَیں اس شخص
میں کوئی قصور نہیں پاتا۔"

(لوقا ۲۳/۴)

۲- "پھر پیلاطس نے سردار کاہنوں
اور سرداروں اور عام لوگوں کو
جمع کرکے ان سے کہا کہ تم اس شخص
کو لوگوں کا بہکانے والا ٹھہرا کر
میرے پاس لائے ہو اور دیکھو
مَیں نے تمہارے سامنے ہی اس کی
تحقیقات کی۔ مگر جن باتوں کا الزام
تم اس پر لگاتے ہو ان کی نسبت
نہ مَیں نے اس میں کچھ قصور
پایا نہ ہیرودیس نے کیونکہ
اس نے اسے ہمارے پاس
واپس بھیجا ہے۔ اور دیکھو اس
سے کوئی ایسا فعل سرزد نہیں ہوا
جس سے وہ قتل کے لائق ٹھہرتا۔"

(لوقا ۲۳/۱۴-۱۵)

۳- "یہ کہہ کر وہ (پیلاطس) یہودیوں
کے ساتھ پھر باہر گیا۔ اور ان سے
کہا کہ مَیں اس کا کچھ جرم نہیں پاتا۔"

(یوحنا ۱۸/۳۸)

۴- "جب پیلاطس نے دیکھا کہ کچھ بن
نہیں پڑتا بلکہ اُلٹا بلوا ہوتا جاتا
ہے تو پانی لے کر لوگوں کے روبرو
اپنے ہاتھ دھوئے اور کہا مَیں
اس راستباز کے خون سے
بَری ہوں۔ تم جانو۔" (متی ۲۷/۲۴)

تثلیث کے خلاف ہمارا استدلال یہ ہے کہ عدالت میں یہودی تھے جو توحید کو مانتے تھے۔ اگر اس میں یہ ثابت ہو جاتا کہ مسیح علیہ السلام تثلیث کے قائل ہیں (جس کا اب عیسائی دعویٰ کرتے ہیں) تو یہ بات ان کے نزدیک کفر بواح ہوتی اور وہ مسیح کو ملزم قرار دیتے لیکن ایسا ثابت نہ ہو سکا۔ اور اس سلسلہ میں جتنے زبردستی کے گواہ عدالت میں پیش ہوئے وہ سب جھوٹے اور ناقابلِ اعتبار نکلے۔

اگر واقعی مسیح تثلیث کی تبلیغ کرتے تھے تو اس کے لئے تو ہزاروں گواہ پیش کئے جا سکتے تھے کیونکہ یوحنا میں مسیح کا قول مذکور ہے کہ:-

"میں نے دنیا میں علانیہ باتیں کی ہیں" (یوحنا ۱۸/۲۰)

جب مسیح نے اپنی باتیں علانیہ کیں اور کچھ پوشیدہ نہ رکھا تو اگر وہ تثلیث کی منادی کرتے تھے تو ان کا کفر ثابت کرنے کے لئے ہزاروں گواہ بآسانی مل سکتے تھے۔ جھوٹے گواہوں کے پیش کرنے کی تو ضرورت ہی نہ تھی۔ پس مسیح علیہ السلام کے خلاف ایک بھی سچا گواہ نہ مل سکنا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی تعلیم کفر کی تعلیم نہ تھی اور نہ یہودیوں کی توحید کے خلاف تھی۔ اس واضح واقعاتی شہادت سے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتا ہے کہ مسیح علیہ السلام نے کبھی تثلیث کی منادی نہیں کی بلکہ وہ انبیاء کرام کے طریق کے مطابق ہمیشہ خدائے واحد کی توحید بیان کرتے رہے۔ مزید برآں اس سے یہ امر بھی ثابت ہو جاتا ہے کہ تثلیث کا عقیدہ مسیح علیہ السلام کے بعد کی ایجاد ہے۔

خلاصۂ کلام یہ کہ تثلیث کے عقیدہ کا حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی میں کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ چنانچہ امام زمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی تحریر فرمایا ہے کہ:-

"اس تثلیث کے عقیدہ کو نہ صرف قرآن شریف رد کرتا ہے بلکہ توریت بھی رد کرتی ہے کیونکہ وہ توریت جو موسیٰ کو دی گئی تھی اس میں اس تثلیث کا کچھ بھی ذکر نہیں۔ اشارہ تک نہیں ...... بلکہ سچ تو یہ ہے کہ تثلیث کی تعلیم انجیل میں بھی موجود نہیں۔ انجیل میں بھی جہاں تعلیم کا بیان ہے ان تمام مقامات میں تثلیث کی نسبت اشارہ تک نہیں بلکہ خدائے واحد لاشریک کی تعلیم دیتی ہے۔ چنانچہ بڑے بڑے معاند پادریوں کو یہ بات ماننی پڑی ہے کہ انجیل میں تثلیث کی تعلیم نہیں ...... حضرت مسیح نے کسی جگہ تثلیث کی تعلیم نہیں دی اور وہ جب تک زندہ رہے خدائے واحد لاشریک کی تعلیم دیتے رہے۔" (چشمۂ مسیحی)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین +

مکتبۃ الفرقان

سے

سلسلہ احمدیہ کی کتب طلب فرمائیں!

فہرست کتب مفت طلب فرمایئے۔

(مینجر الفرقان ربوہ)

حضرت سُلطان القلمؑ کا شاندار لٹریچر

(از قلم مکرّم نذیر احمد صاحب خادم ضلع بھاولنگر)

اللہ تعالیٰ نے بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو دینِ اسلام کی تجدید و خدمتؑ تائید و حمایت، اسلام کے دائمی غلبہ، عالمگیر اشاعت اور اس کی شاندار مدافعت کے لئے جہاں بیشمار نشانات و معجزات اور آسمانی تائیدات سے نوازا ہے وہاں اِس عظیم ترین مقدس فریضہ کی تکمیل کے لئے عہدِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق "سُلطان القلم" بھی بنایا ہے۔

حضرت اقدسؑ نے اسلام کے فضائل و کمالات، مقدس بانیٔ اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدح و توصیف اور برتر از وہم و گمان عظمت و شان، قرآن مجید کے علوم و عرفان اور بے نظیر دائمی تعلیمات اور دشمنانِ دینِ حق کے اعتراضات کے جواب میں جو بے مثل علم کلام اور لٹریچر یادگار چھوڑا ہے اس کی اہمیت و افادیت اور عظمت کا برملا اعتراف کرتے ہوئے انصاف پسند اہلِ علم و فضل نے آپؑ کو "اسلام کا فتح نصیب جرنیل" قرار دیا ہے۔

یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ اس بے نظیر و پُرتاثیر علم کلام سے کثیر التعداد اہلِ علم نے استفادہ کیا ہے، بہت سے خوش نصیب اِس قیمتی خزانہ سے مالا مال ہو کر آپؑ کے دامن سے وابستہ ہو چکے ہیں متعدد معروف شخصیات آپؑ کے مبنی بر حقائق نظریات و تعبیرات میں سے بعض کی قائل ہو چکی ہیں کئی حضرات مختلف علمی موضوعات پر تحریر فرمودہ آپؑ کی عبارات و تشریحات کے مفہوم کو اپنے الفاظ کا جامہ پہنا رہے ہیں۔ ایسے اربابِ علم و دانش کی متعدد مثالیں سلسلۂ احمدیہ کے اخبارات و رسائل میں شائع ہو چکی ہیں۔ علمی و ادبی و مذہبی اخذ کی ایک تازہ اور نہایت حیرت انگیز مثال ملاحظہ فرمائیے :-

تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور و کراچی کی شائع کردہ کتاب "الانسان" مؤلفہ جناب مولوی بدر الدین صاحب بدر جالندھری اِس وقت راقم الحروف کے سامنے ہے۔ یہ کتاب "مسلمان بچوں کی مذہبی تعلیم کے لئے سلسلہ اخلاقِ اسلام" کا ساتواں حصہ ہے۔ صٓ پر "عرضِ مؤلف" کے زیرِ عنوان لکھی ہوئی عبارت کا پہلا ہی خود فقرہ ملاحظہ ہو :-

"تمام دینی علوم میں علمِ اخلاق بھی ایک ضروری علم ہے جو بے تمیز وحشیوں کو انسان، انسان

کو با اخلاق انسان اور با اخلاق انسانوں کو با خدا انسان بنا دیتا ہے "

پھر ص۲ پر دیباچہ جو چوہدری عمر الدین بی۔اے بی ٹی جالندھری کے قلم سے مرقوم ہے اس میں وہ رقمطراز ہیں :-

" فاضل مؤلف نے انسانی اخلاق اور روحانیت کے مختلف پہلوؤں پر جس محققانہ انداز میں روشنی ڈالی ہے وہ خاص انہی کا حصہ ہے جس کے پڑھنے سے انسان کی طبعی ، اخلاقی اور روحانی حالتوں کی اصلاح ہو کر اس کی ایجاد کا حقیقی مقصد حاصل ہو سکتا ہے "

محولہ بالا ان دونوں عبارتوں اور خصوصاً دیباچہ کی سطور میں " انسان کی طبعی ، اخلاقی اور روحانی حالتوں " کے الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس معرکۃ الآراء تاریخی مضمون کی طرف صاف اشارہ کر رہے ہیں جو آج سے اکہتر سال پہلے مؤرخہ ۲۶ ، ۲۷ ، ۲۸ اور ۲۹ دسمبر ۱۸۹۶ء کو بمقام لاہور جلسہ مذاہب عالم میں پڑھا گیا اور جلسہ میں پڑھے جانے والے دوسرے تمام مضامین پر غالب آ کر اسلام کی صداقت وحقانیت اور نمایاں فتح کا ایک روشن نشان بنا ۔ حضور کا یہ مضمون سب سے پہلے جلسہ اعظم مذاہب لاہور کی رپورٹ میں اسی وقت من وعن شائع ہوا اور پھر جماعت احمدیہ کی طرف سے اسے " اسلامی اصول کی فلاسفی " کے نام سے کتابی شکل میں شائع کیا گیا ۔ اب تک اس تاریخی کتاب کے کئی ایڈیشن اردو ، انگریزی اور دنیا کی متعدد دوسری اہم زبانوں میں لاکھوں کی تعداد میں شائع ہو کر اکناف عالم میں شہرت پا چکے ہیں اور دنیا کے بڑے بڑے فلاسفروں اور ملکی وغیر ملکی اخبارات سے شاندار الفاظ میں خراج تحسین حاصل کر چکے ہیں ۔

مؤلف " الانسان " نے یوں تو حضرت المصلح الموعود نور اللہ مرقدہٗ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض دوسری کتب سے بھی سرقہ کیا ہے لیکن سب سے زیادہ سرقہ " اسلامی اصول کی فلاسفی " سے کیا گیا ہے ۔ کتاب " الانسان " سبق نمبر ۱ تا ۳۰ کل ۱۷۶ صفحات پر مشتمل ہے ۔ اس کے کل تیس اسباق میں سے نو اسباق (یعنی سبق نمبر ۵ ، ۱۱ ، ۱۴ تا ۱۹ اور سبق نمبر ۳۰) تو تقریباً پورے کے پورے " اسلامی اصول کی فلاسفی " کی عبارات پر مشتمل ہیں ۔ یہ مسروقہ عبارتیں جو ذرا سی تبدیلی اور الفاظ کے ادنیٰ سے ہیر پھیر کے ساتھ اصل کتاب کے مختلف مقامات سے نقل کر کے یکجا کی گئی ہیں ۔ مذکورہ سبقوں میں کہیں تو مسلسل چلتی ہیں اور کہیں ایک آدھ فقرہ درمیان میں حضرت اقدس کی کسی دوسری کتاب سے نقل کر دیا گیا ہے اور کہیں حضور کی عبارات کا خلاصہ اپنے الفاظ میں دے دیا گیا ہے ۔ اختصار کے پیش نظر راقم ان تصرف شدہ عبارات میں سے بطور نمونہ صرف دس عبارتیں پیش کرتا ہے ۔ دائیں طرف " اسلامی اصول کی فلاسفی " سے اصل اقتباسات بھی درج کئے جاتے ہیں تاکہ معزز قارئین اصل اور نقل کا آسانی سے موازنہ کر سکیں ۔

نوٹ :- " اسلامی اصول کی فلاسفی " کے اصل اقتباسات کے آخر میں صفحات کے جو نمبر دیئے گئے ہیں یہ

اس کے فروری ۱۹۶۲ء کے ایڈیشن کے مطابق ہیں جو الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ نے شائع کیا ہے۔

"اسلامی اصول کی فلاسفی" کی اصل عبارات	"الانسان" میں اخذ کردہ عبارات
(۱) "ایسا ہی کبھی رُوح کا اثر بھی جسم پر جا پڑتا ہے جس شخص کو کوئی غم پہنچے آخر وہ چشم پُرآب ہو جاتا ہے اور جس کو خوشی ہو آخر وہ تبسم کرتا ہے۔" (ص۲۶)	(۱) "اسی طرح رُوح کا بھی جسم پر اثر ہوتا ہے جس شخص کے دل کو کوئی رنج پہنچے وہ چشم پُرآب ہو جاتا ہے۔ جس کو کوئی خوشی ہو وہ خواہ مخواہ تبسم کرنے لگ جاتا ہے۔" (ص۲۸)
(۲) "طبعی حالتیں جب تک اخلاقی رنگ میں نہ آئیں کسی طرح انسان کو قابلِ تعریف نہیں بناتیں کیونکہ وہ دوسرے حیوانات بلکہ جمادات میں بھی پائی جاتی ہیں۔" (ص۳۴)	(۲) "طبعی حالتیں جب تک اخلاقی رنگ میں نہ آئیں اُس وقت تک انسان قابلِ تعریف نہیں ہو سکتا کیونکہ طبعی حالتیں حیوانات بلکہ جمادات میں بھی پائی جاتی ہیں۔" (ص۸۲)
(۳) "اسلام کیا چیز ہے وہی جلتی ہوئی آگ جو ہماری سفلی زندگی کو بھسم کر کے اور ہمارے باطل معبودوں کو جلا کر سچے اور پاک معبود کے آگے ہماری جان اور ہمارا مال اور ہماری آبرو کی قربانی پیش کرتی ہے۔" (ص۱۲۹)	(۳) "اسلام کیا ہے۔ اسلام وہ جلتی ہوئی آگ ہے جو ہماری سفلی زندگی کو بھسم کر کے اور ہمارے باطل معبدوں[1] کو جلا کر اور سچے اور پاک معبود کے آگے ہماری جان ہمایا مال اور ہماری آبرو[2] کی قربانی پیش کرتی ہے۔" (ص۱۰۳)
(۴) "ہم اندھے ہیں جب تک غیر کے دیکھنے سے اندھے نہ ہو جائیں۔ ہم مُردہ ہیں جب تک خدا کے ہاتھ میں مُردہ کی طرح نہ ہو جائیں۔" (ص۱۱۴)	(۴) "ہم اندھے ہیں جب تک غیر کے دیکھنے سے اندھے نہ ہو جائیں۔ ہم مُردہ ہیں جب تک خدا کے ہاتھ میں مُردہ کی طرح نہ ہو جائیں۔" (ص۱۰۱)
(۵) "تمام قرآن کا مقصد صرف اصلاحاتِ ثلاثہ ہیں اور اس کی تمام تعلیموں کا لبّ لباب یہی تین اصلاحیں ہیں اور باقی تمام احکام ان اصلاحوں کے لئے بطور وسائل کے ہیں۔" (ص۳۸، ۳۹)	(۵) "تمام قرآن کا مقصد دراصل یہی اصلاحاتِ ثلاثہ ہیں اور اس کی تمام تعلیم کا لبّ لباب دراصل یہی تین اصلاحیں ہیں اور باقی تمام احکام ان اصلاحوں کے لئے بطور وسائل ہیں۔" (ص۸۰)
(۶) "روحانیت ہر ایک خُلق کو محل اور موقع پر	(۶) "روحانیت ہر ایک خُلق کو موقع اور محل پر

[1]، [2] نقل مطابق اصل +

استعمال کرنے کے بعد اور پھر خدا کی راہوں میں وفاداری کے ساتھ قدم مارنے اور اُسی کا ہو جانے سے ملتی ہے۔ جو اُس کا ہو جاتا ہے اُس کی یہی نشانی ہے کہ وہ اُس کے بغیر جی ہی نہیں سکتا۔ عارف ایک مچھلی ہے جو خدا کے ہاتھ سے ذبح کی گئی اور اُس کا پانی خدا کی محبت ہے۔" (صـ۳۵)

(۷) "یہ اصلاحِ اخلاق کے شعبوں میں سے وہ شعبہ ہے جو ادب کے نام سے موسوم ہے یعنی وہ ادب جس کی پابندی اُن کی طبعی حالتوں کھانے پینے اور شادی کرنے وغیرہ تمدنی امور میں مرکزِ اعتدال پر لاتی ہے اور اس زندگی سے نجات بخشتی ہے جو وحشیانہ اور چوپایوں یا درندوں کی طرح ہو۔" (صـ۴۴-۴۵)

(۸) "دوسرا طریق اصلاح کا یہ ہے کہ جب کوئی ظاہری آداب انسانیت کے حاصل کر لیوے تو اس کو بڑے بڑے اخلاق انسانیت کے سکھلائے جائیں اور انسانی قویٰ میں جو کچھ بھرا پڑا ہے ان سب کو محل اور موقع پر استعمال کرنے کی تعلیم دی جائے۔" (صـ۳۶)

(۹) "تیسرا طریق اصلاح کا یہ ہے کہ جو لوگ اخلاقِ فاضلہ سے متصف ہو گئے ہیں ایسے خشک زاہدوں کو شربتِ محبت اور وصل کا مزا چکھایا جائے۔" (صـ۳۶)

(۱۰) "دماغ کے ایک مقام پر چوٹ لگنے سے

استعمال کرنے کے بعد اور پھر خدا کی راہوں میں وفاداری کے ساتھ قدم مارنے اور اُسی کا ہو جانے سے ملتی ہے۔ جو اُس کا ہو جاتا ہے اُس کی یہی نشانی ہے کہ وہ اُس کے بغیر جی ہی نہیں سکتا۔ عارف ایک مچھلی ہے جس کا پانی خدا کی محبت ہے۔" (صـ۸۲/۸۳)

(۷) ....." اخلاق کے شعبوں میں سے وہ شعبہ ہے جو ادب کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ یعنی وہ ادب جس کی پابندی وحشیوں کو اُن کی طبعی حالتوں کھانے پینے اور شادی وغیرہ تمدنی امور میں مرکزِ اعتدال پر لاتی ہے اور اس زندگی سے نجات بخشتی ہے جو وحشیوں، چوپایوں یا درندوں کی طرح ہو۔" (صـ۸۹/۹۰)

(۸) "دوسرا طریق اصلاح کا یہ ہے کہ جب کوئی انسانیت کے ظاہری آداب سیکھ لے تو اُسے انسانیت کے بڑے بڑے اخلاق سکھلائے جائیں اور انسانی قویٰ میں جو کچھ بھرا پڑا ہے ان کو موقع و محل کے مطابق استعمال کرنے کی تعلیم دی جائے۔" (صـ۸۵)

(۹) "تیسرا طریق اصلاح کا یہ ہے کہ جو لوگ اخلاقِ فاضلہ سے متصف ہو گئے ہوں انہیں شربتِ وصل کا مزا چکھایا جائے۔" (صـ۸۵)

(۱۰) "دماغ کے ایک مقام پر چوٹ لگنے سے

یک لخت حافظہ جاتا رہتا ہے اور دوسرے مقام پر چوٹ لگنے سے ہوش و حواس رخصت ہوتے ہیں۔ وبا کی ایک زہریلی ہوا کس قدر جلدی سے جسم میں اثر کر کے پھر دل میں اثر کرتی ہے اور دیکھتے دیکھتے وہ اندرونی سلسلہ جس کے ساتھ تمام نظام اخلاق کا ہے درہم برہم ہونے لگتا ہے یہاں تک کہ انسان دیوانہ سا ہو کر چند منٹ میں گزر جاتا ہے۔" (ص۲۷)

سارا حافظہ بگڑ جاتا ہے۔ دوسرے مقام پر چوٹ لگنے سے ہوش و حواس رخصت ہو جاتے ہیں۔ وبا کی ایک زہریلی ہوا آناً فاناً میں جسم پر اثر کر کے رُوح کو بھی متاثر کر دیتی ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ روحانی سلسلہ جس سے اخلاق کا نظام وابستہ ہے درہم برہم ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ انسان دیوانہ سا ہو کر چند منٹ میں گزر جاتا ہے۔" (ص۲۸)

مدیر المنبر کی اپیل کا جواب

(بقیہ ص۴)

ہے کیا اُس کے نام کو بٹہ لگانے کے مترادف نہیں؟ مگر ایک طبقہ جس میں آپ خود بھی شامل ہیں ادینِ حق اسلام میں اسے جائز ہی نہیں موجب ثواب بھی سمجھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بار بار کے احتجاجات کے باوجود اس فعل سے آپ لوگ دست کش نہیں ہوتے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے اور بعض قرائن سے اس خیال کو تقویت بھی پہنچتی ہے کہ اس طرح آپ لوگ جماعت احمدیہ کے کردار، اس کے علمی اور عقلی دلائل اور عالمگیر قوت کارکردگی کی یلغار کے سامنے اپنی بے بسی کو چھپاتے ہیں اور ان کے شاندار اسلامی کارناموں کو جن کی اس وقت قوم کو اشد ضرورت ہے اور جنہیں آپ لوگ انجام دینے سے عاجز ہیں "قادیانیت" کا نام دے کر چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر کیا یہ طریق کار اسلامی ہے؟

میں زندگی کے اس دَور میں ہوں جہاں پہنچ کر خونخوار بھیڑیا بھی پرہیزگار بن جاتا ہے۔ پت جھڑ کا موسم ہے اور ساتھ کے پتے دھڑا دھڑ گر کر مٹی میں مل کر مٹی بن رہے ہیں۔ گویا دنیا کی بے ثباتی کا عبرتناک نظارہ ہر وقت آنکھوں کے سامنے ہے اور قبر کی آواز ہمہ وقت کانوں میں گونج رہی ہے اندریں صورت اگر آپ مجھے سمجھا سکیں تو مجھے اور کیا چاہیئے؟

سراج الدین احمدی
بمقام ہریا مراد وال
براستہ ملکوال
ضلع گجرات

مُدیر المنبر کی اپیل کا جواب

{ ذیل کا مقالہ محترم مولوی سراج الدین صاحب نے ایڈیٹر صاحب المنبر لائلپور کو برائے اشاعت بھیجا ہے ـــــ (ادارہ) }

مدیر محترم! السلام علیکم۔ آپ کی اپیل زیرِ عنوان "کیا قادیانی غور کریں گے؟" کا کچھ حصہ دیکھنے کا اتفاق ہوا مگر افسوس کہ جس بنیاد پر آپ نے غور و فکر کی دعوت دی وہ خود بے بنیاد ہے۔ البتہ چونکہ آپ کی دعوت میں کچھ ہمدردی اور اخلاص کی جھلک بظاہر دکھائی دیتی ہے اسلئے دلِ دردآشنا کو کچھ رودادِ غم پیش کرنے پر مجبور پاتا ہوں سُنیئے:۔

۱۔ احمدیت سے متعلق دورانِ تحقیقات بالعموم دو ہی قسم کے اعتراضات سے مجھے واسطہ پڑا۔ یا تو بات کا بتنگڑ اور رائی کا پہاڑ دیکھا یا سرے سے کوئی بات ہے ہی نہیں مگر عمداً یا بے خبری کے عالم میں بڑے طمطراق سے اسے پیش کیا گیا۔ مگر جب ان پہاڑوں کو کھودا تو چوہا نکلا اور کسی سے یہ روایتی چوہا بھی نہ نکلا۔

۲۔ مشہور بنیادی اختلافی مسائل میں عقل و نقل کو حضرت مرزا صاحبؑ کے حق میں پایا اور مخالفین کو اعترافِ عجز سے بچنے کے لئے کج بحثی اور الزام تراشی کا سہارا لیتے دیکھا!

۳۔ مخالفین کا یہ دعویٰ کہ "قادیانی فرقہ ایک الگ امت ہے۔ اسلامی فرقوں کے ساتھ جس کا کوئی تعلق نہیں" اتنا بڑا جھوٹ ہے جو غالباً اپنی مثال آپ ہے۔ اور اسے اس دیدہ دلیری کے ساتھ بولا اور شائع کیا جا رہا ہے کہ "چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد" کی مثل اس کے سامنے کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتی۔ اور یہ سب کچھ عمداً کیا جا رہا ہے اور دین کے نام پر کیا جا رہا ہے۔

ع ناطقہ سر بگریباں کہ اسے کیا کہیئے؟

مجھے پندرہ برس تحقیقات میں نہیں بلکہ احمدیت سے بچنے کی کوششوں میں گزرے اور ایک لمبا عرصہ احمدیت کو قبول کئے بغیر گزر گیا۔ جماعت احمدیہ میں کافی تعداد ایسے لوگوں کی دیکھتا ہوں جنہیں بہت حد تک ذاتی طور پر بھی جانتا ہوں کہ وہ قبل از احمدیت بھی پکے دیندار اور اپنے اپنے علاقہ میں مسلّم دیانتدار تھے جن میں بڑے بڑے عالم، فاضل، صوفی، حافظ، سیّد اور پیرزادے بھی ہیں مگر مجھے یا کسی اور صاحب کو کبھی کسی مقام پر بھی یہ خیال تک نہیں گزرا کہ مخالفین کے اس دعویٰ میں ذرہ بھر بھی صداقت ہے کہ احمدیت کا نعوذ باللہ اسلام سے کوئی تعلق نہیں بلکہ برخلاف اس کے ہمارا دل اس یقین سے بھرپور ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکومت دنیا بھر کی تمام قوموں کے دلوں پر قائم کرنے کا واحد ذریعہ یہی جماعت ہے جس کی بنیاد ایک نہایت ہی پسماندہ علاقہ کی گمنام بستی کے ایک گمنام وجود نے بحکم خدا تم

رکھی اور جس نے درد بھرے دل کے ساتھ یہ اعلان کیا:-

ع جانم فدا شود برہِ دینِ مصطفےٰ
این است کامِ دل اگر آید میسّرم
در رہِ عشقِ محمدؐ ایں سر و جانم رود
ایں تمنّا ایں دعا ایں در دلم عزمِ صمیم
ع کشتیِ اسلام بے لطفِ خدا اب غرق ہے
اے جنوں کچھ کام کر بیکار ہیں عقلوں کے وار
ع نے ز فردوسم حکایت کُن نہ از آلامِ نار
کز غمِ دینِ محمدؐ سے زیم شوریدہ وار
اندراں وقتیکہ یاد آید ہمہ دیں مرا
پس فراموشم شود ہر نیش و ہر رنج ہر دو دار"

اس نے جو کچھ کہا اپنے عمل سے سچ کر دکھایا اور اس صدق نے وہی عشق اور وہی جوشِ جنوں جماعت میں منتقل کر دیا جس کے محیر العقول کارناموں سے دنیا دنگ ہے۔

اس عاشقِ رسولؐ نے اپنے مریدوں سے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد لیکر انہیں دلنشیں پیرایہ میں بتایا کہ دین صرف تین باتوں کے مجموعہ کا نام ہے۔ اُسوۂ رسول صلعم کو اپنا دستورِ زندگی بناؤ، آنحضورؐ اور حضورؐ کی آل پر دردِ دل سے درود بھیجنے میں مداومت اختیار کرو۔ پھر نہایت عاجزی کے ساتھ مولائے کریم سے اس کے فضل کے طلبگار رہو تا وہ تمہیں قبول کرے۔ جسے جماعت نے اپنایا تو یہ پھل پایا جس پر وہ بجا طور پر نازاں ہے مگر

ع ایں سعادت بزورِ بازو نیست

اس صادقؑ کے صدق ہی کا کرشمہ ہے کہ یہ عاجز بھی جو کبھی نماز کو بیگار خیال کرتا تھا اب وہ اس کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بن رہی ہے اور جسے دین کی خاطر کبھی پھوٹی کوڑی بھی خرچ کرنے کی توفیق نہ ملی جماعت میں شامل ہو کر اس ہوشربا گرانی کے باوجود اس راہ میں بے دریغ خرچ کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہے الحمد للہ۔ اور جماعت بھر میں حسبِ مراتب یہی احساس پایا جاتا ہے۔ کیونکہ دھات کے ان حقیر ٹکڑوں کے بدلہ میں دنیا کے تقریباً ہر ملک میں پاکبازوں کے امام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں دینے والے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں ہماری طرح آنحضورؐ پر دردِ دل سے درود بھیجنے والے بن رہے ہیں جسے دشمن خود تسلیم کرتا ہے مگر مفتیٔ شہر کا فتویٰ یہ ہے کہ پہلے تو مسلمان تھا مگر اب تجھے اسلام کے ساتھ دُور کا واسطہ و تعلق بھی نہیں۔ حیران ہوں کہ ع

یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے ؟

۴۔ مگر مفتیانِ دینِ متین کا اپنا کیا حال ہے ؟ -
تاریخ کا سرسری مطالعہ کرنے والا بھی جانتا ہے کہ تقریباً ایک صدی سے مسلمان برائے نام مسلمان ہو جانے کے بعد اپنی نشأۃِ ثانیہ سے بھی مایوس ہے۔ چنانچہ کئی بزرگوں نہیں بلکہ قریباً ہر صاحبِ درد اور ہر صاحبِ قلم مسلمان نے اپنی کتابوں، رسالوں اور اخباروں میں بار بار یہی رونا رویا ہے کہ ؎

رہا دین باقی نہ اسلام باقی — اک اسلام کا رہ گیا نام باقی
فقیہہ اور جاہل ضعیف اور توانا — تأسف کے قابل ہے احوال سب کا
مریض ایسے دنیا میں مایوس کم ہیں
بگڑ کر کبھی جو نہ سنبھلیں وہ ہم ہیں
(حالی)

حضرتِ واعظ سے اب یہ قوم زندہ ہو گی کیا
اتنے مُردوں کو مسیحا بھی جلا سکتے نہیں
(اکبر الہ آبادی)

جب پیر فلک نے ورق ایّام کا الٹا
آئی صدا علم سے پاؤ گے اعزاز
آیا ہے مگر اس سے عقیدوں میں تزلزل
دنیا تو ملی طائرِ دیں کر گیا پرواز (اقبالؒ)

کیا آج بھی مخالفین کے طبقہ میں یہ حقیقت ثابتہ اسی طرح قائم نہیں؟ بلکہ پہلے کم تھی اور اب زیادہ۔ اندریں حال مقامِ غور ہے کہ اس صادق الوعد خدا کا یہ عہد کہاں گیا کہ اے مومنو! اگر تم دین کی راہ میں خرچ کرنے سے بخل کرو گے تو ہم ایک اور قوم لائیں گے جو یہ خدمت انجام دیگی۔ قرآن کریم پارہ ۲۶ سورہ محمدؐ کی آخری آیت پڑھ کر بتائیں کہ جب کم از کم ایک صدی سے مسلمانوں نے بحیثیت قوم دین کی خدمت سے مُنہ موڑ لیا ہے تو وہ قوم کہاں ہے جس سے یہ کام لیا جا رہا ہے؟

بے شک یہ کام علماء کے کرنے اور کرانے کا تھا مگر اب جب وہ نہیں کر سکے اور نہیں کر سکتے جیسا کہ ذکر کر چکا ہوں کیونکہ ان کی اپنی حالت ـــــ کیا بتاؤں اور کیا لکھوں ـــــ؟ مدتوں ان لوگوں کے در کی خاک چھانی مگر ع "نہ پوچھو ہم سے کیا دیکھا ہے ہم نے بزمِ رنداں میں"۔ وہ ڈنکے کی چوٹ خداؐ و رسولؐ کی نافرمانی کرتے ہیں اور اس کا نام دین رکھتے ہیں یا بڑی شانِ بے نیازی سے کہدیتے ہیں کہ "ہم جو کہتے ہیں وہ کرو اور جو کرتے ہیں وہ نہ کرو" یہ ضرب المثل زبان زدِ عوام ہے۔ زبانِ خلق نقارۂ خدا۔

مزید برآں ان کی کوششوں کے نتائج زندہ گواہ ہمارے سامنے ہیں۔ آفتاب آمد دلیلِ آفتاب۔

اگر بُرا نہ مانیں تو عرض کروں "مقطع میں آ پڑی ہے سخن گسترانہ بات"۔ آپ ہی بتائیں آپ جماعت احمدیہ کو "قادیانی" کیوں کہتے ہیں؟ کیا عمداً کسی قوم کو کسی ایسے نام سے موسوم کرنا (خواہ وہ نام آپ کے نزدیک کتنا ہی موزوں، منزّہ اور مناسب کیوں نہ ہو) جسے وہ اپنے لیے پسند نہیں کرتی اسلامی اخلاق ہے؟ یا کم از کم کسی ادنیٰ ترین قوم ہی کا نام لیں جو اس حرکت کو شریفانہ یا کم از کم جواز کا درجہ دیتی ہو چہ جائیکہ اسلام جیسے قوموں کی امامت کا کام کرنا ہے یا کیا حسب الارشادِ ربانی تبلیغ کا بہترین طریق یہی ہے کہ جب اپنے رب کی طرف بُلانا ہو تو طرزِ تخاطب ایسا اختیار کرو جس سے نفرت بڑھے؟

اندریں تصریحات بڑے ادب سے گزارش ہے کہ

ا۔ کیا جماعت کو اس کے اصلی نام کی بجائے کسی ایسے نام سے یاد کرنے میں یقیناً موناً جسے وہ پسند نہیں کرتی بروئے قرآن کریم یہ فعل ایک مومن کو فاسق نہیں بنا دیتا؟

ب۔ برائے تبلیغ و ہدایت کسی قوم کو ناپسندیدہ نام سے مخاطب کرنا یہ جانتے ہوئے بھی کہ بُرا منایا جائے گا کیا اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ .... کی صریح نص کے بالکل برعکس نہیں؟

ج۔ کسی ایسے فعل کے جواز کی از روئے اسلام کوشش کرنا جسے کوئی گری ہوئی قوم بھی اپنے معاشرہ میں گھسنے کی اجازت نہیں دے سکتی حضرت خیر الانامؐ و رحمۃ للعالمین کی قوم جو بارگاہِ ربّ العزّت سے خیر الامم کی خطاب یافتہ

الفرقان کے خاص معاونین

ذیل میں ان بزرگان اور احباب کرام کے اسمائے گرامی درج کئے جاتے ہیں جنہوں نے الفرقان کی دس سالہ لائف ممبری قبول فرمائی ——
اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور حسنات دارین سے نوازے - آمین (ادارہ)

ربوہ - دارالہجرت

- سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ
- حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ
- حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ عنہ
- حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
- حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری
- حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب بھٹی
- جناب چوہدری محمد شریف صاحب خالد ایم - اے
- جناب رفیق احمد صاحب ثاقب ایم - ایس سی -
- جناب چوہدری یحییٰ احسن صاحب باجوہ
- جناب ڈاکٹر محمد حیی صاحب ہیلتھ آفیسر
- جناب قریشی عبد الرشید صاحب بی - اے ایل ایل بی
- جناب چوہدری محمد لطیف صاحب ایم - اے غانا
- جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب سابق مبلغ افریقہ
- حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری

قادیان دارالامان

- حضرت مولوی عبد الرحمن صاحب امیر جماعت
- حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب
- جناب مولوی برکات احمد صاحب راجیکی مرحوم
- جناب چوہدری سعید احمد صاحب بی - اے
- جناب چوہدری محمد عبد اللہ صاحب
- جناب ماسٹر محمد ابراہیم صاحب

- جناب سید شہامت علی صاحب ساہتہ رتن
- جناب حافظ سخاوت علی صاحب شاہجہانپوری
- جناب مسعود احمد صاحب ازمنی ؎
- جناب ڈاکٹر بشیر احمد صاحب آئی سپیشلسٹ
- جناب ڈاکٹر عطر دین صاحب
- جناب حکیم چوہدری بدرالدین صاحب عامل
- جناب چوہدری منور علی صاحب فوٹو گرافر
- جناب عبید الرحمن صاحب فانی
- جناب چوہدری مبارک علی صاحب (امور عامہ)
- جناب چوہدری عبد القدیر صاحب
- جناب حاجی محمد الدین صاحب درویش رضی اللہ عنہ

ضلع جھنگ

- جناب میاں بشیر احمد صاحب امیر جماعت
- جناب ملک محمد حیات صاحب تسو آنہ
- جناب چوہدری عبد الحلیم صاحب فاضل
- جناب حافظ مبارک علی خان صاحب چنیوٹ

ضلع سرگودھا

- جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت
- جناب حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب
- جناب چوہدری جلال الدین صاحب چک ۳۰ جنوبی
- جناب شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ
- جناب شیخ عبد الرحمن صاحب آڑھتی

- جناب میجر شمیم احمد صاحب حال کراچی
- جناب بابو غلام رسول صاحب قمر

ضلع لاہور

- جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت
- جناب شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائیکورٹ
- جناب چوہدری محمد شفیع صاحب کمیشن ایجنٹ پتوکی
- جناب خواجہ محمد شریف صاحب برانڈرتھ روڈ
- جناب امیر الدین صاحب رتن باغ
- جناب ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب
- جناب چوہدری فتح محمد صاحب لاہور ریجنیٹ ٹرانسپورٹ
- جناب محمد ابراہیم صاحب ریڈیو سروس
- جناب چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ
- جناب چوہدری نور احمد صاحب گوالمنڈی
- جناب سراج الدین صاحب نسبت روڈ
- جناب چوہدری عبد الحکیم خان صاحب میکلوڈ روڈ
- جناب سردار بشیر احمد صاحب ایس ڈی او
- جناب قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ
- جناب چوہدری عبد الحمید صاحب ماڈل ٹاؤن
- جناب ڈاکٹر محمد عبد الحق صاحب ایم بی بی ایس
- جناب ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی
- جناب حافظ عبد الکریم صاحب نقشی
- جناب محمد عثمان صاحب لکشمی مینشن

- جناب ایس - ٹو شیخ صاحب کوئٹہ
- جناب حکیم سراج الدین صاحب بھاٹی گیٹ
- جناب ڈاکٹر احسان علی صاحب میکلوڈ روڈ
- جناب ماسٹر عبد العزیز بھٹی صاحب سمن آباد
- جناب شیخ بشیر احمد فضل احمد صاحبان ؎
- جناب رشید احمد صاحب ملک
- جناب صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب
- جناب خان صاحب میاں محمد یوسف صاحب
- جناب شیخ محمد شریف صاحب سمن آباد
- جناب ماسٹر حسن دین صاحب راوی پارک
- جناب چوہدری فضل الرحمن صاحب مال روڈ
- جناب چوہدری شریف احمد صاحب ٹھیکیدار
- جناب چوہدری عزیز احمد صاحب ریٹائرڈ جج
- جناب چوہدری منور لطف اللہ صاحب ایڈووکیٹ
- جناب حضرت اللہ پاشا صاحب ایم - اے
- جناب خواجہ امیر بخش صاحب آف آسٹریلیا
- جناب چوہدری منور احمد صاحب مال روڈ
- محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری عزیز احمد صاحب
- جناب اکرام قرنی صاحب انعام بلڈنگ سٹور

راولپنڈی

- جناب سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب چھاؤنی
- جناب شیخ غلام حیدر صاحب کالج روڈ

• جناب صوفی محمد شفیع صاحب صدر
• جناب چوہدری میجر عزیز احمد صاحب
• جناب کیپٹن اے۔ ایو۔ زیڈ احمد صاحب
• محترمہ بیگم صاحبہ جناب میاں حیات محمد صاحب
• جناب رفیق احمد صاحب دہلوی نیا محلہ
• جناب محی الدین صاحب بابار وڈز روڈ
• جناب کیپٹن محمد اسحٰق صاحب مری روڈ
• جناب محمد رفیق صاحب فاروق سٹیلائٹ ٹاؤن
• جناب سید مقبول احمد صاحب ڈلہوزی روڈ
• جناب سید منظور علی صاحب سٹیلائٹ ٹاؤن
• جناب ملک مظفر احمد صاحب کالج روڈ
• جناب ایم۔ اے غنی صاحب بی۔ اے
• جناب ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب خاکی بی۔ اے
• جناب قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی
• جناب قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی آف نیروبی
• جناب چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ
• جناب صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب
• جناب میاں ضیاء الدین صاحب
• جناب میجر عبدالحی صاحب
• جناب ملک محمد یونس صاحب

ضلع ملتان

• جناب ملک محمد عمر علی صاحب مرحوم
• جناب ڈاکٹر عبدالکریم صاحب امیر جماعت
• جناب پیر نصیر احمد صاحب ہیڈ فورمین
• جناب چوہدری عبدالحفیظ صاحب ایڈووکیٹ
• جناب ماسٹر نواب دین صاحب ایم۔ اے
• جناب ڈاکٹر رفیق احمد صاحب ایم بی بی ایس بوریوالہ
• جناب شیخ محمد اسلم محمد سلیم صاحبان کمیشن ایجنٹ
• جناب شیخ محمد منیر صاحب احمد دنیا پور
• جناب چوہدری منور احمد خان صاحب حرم گیٹ
• جناب چوہدری محمد اکرام اللہ صاحب ادھیگاڑ لوکمپنی
• جناب حکیم انوار حسین محمود احمد صاحبان خانیوال
• جناب سیٹھ اللہ دوایا صاحب حسین آگاہی
• جناب چوہدری عبداللطیف صاحب
• جناب بشارت احمد صاحب باجوہ اوورسیر
• جناب شیخ عبدالغفور صاحب بچوادی نہر
• جناب چوہدری شریف احمد علی محمد صاحبان خانیوال

ضلع شیخوپورہ

• جناب چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ
• جناب شیخ محمد بشیر صاحب آزاد امبالوی مریدکے
• جناب حافظ عبدالواحد صاحب ایم۔ اے۔ بی ٹی
• جناب ڈاکٹر عمر الدین صاحب زون ملیریا آفیسر
• جناب چوہدری محمد طفیل صاحب پٹواری ننکانہ

ضلع گوجرانوالہ

• جناب عبدالرحمٰن صاحب آر منیجر سنگر مشین
• جناب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب گورا وزیرآباد
• جناب میاں برکت علی غلام علی صاحبان "
• جناب لوی محمد ابراہیم صاحب سائینڈ برادرز "
• جناب ملک منظور احمد صاحب "
• جناب میاں محمد خان اکبر علی صاحبان "
• جناب چوہدری عبدالحمید صاحب تھانہ بازار
• جناب چوہدری اشرف علی صاحب ہیڈ ماسٹر مرالی والا
• جناب چوہدری مقبول احمد صاحب اسکرٹ ریلوے
• جناب چوہدری محمد شریف صاحب فیروز والہ
• جناب میاں محمد شریف صاحب باغبانپورہ
• جناب سید سجاد حیدر صاحب قانونگو (ربوہ)
• جناب میاں عنایت اللہ صاحب فاروق نظام آباد
• جناب بشیر احمد ایگزیکٹو انجنیئر گوجرانوالہ
• جناب میاں قمرالدین صاحب کھوکھر مرحوم "
• جناب چوہدری پیر محمد صاحب ہیڈ ماسٹر "
• جناب چوہدری عزیز اللہ خان صاحب "

ضلع جہلم

• جناب سیٹھی خلیل الرحمٰن صاحب مشین محلہ
• جناب سیٹھی عبدالحی صاحب مین بازار
• جناب حوالدار مبارک احمد صاحب چکوال

ضلع گجرات

• جناب چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت
• جناب چوہدری عبدالمالک صاحب کھاریاں
• محترمہ بیگم صاحبہ جناب سید عبدالعزیز صاحب منڈی بہاؤ الدین۔
• جناب پیر منیر احمد صاحب شوگر انسپکٹر گجرات
• جناب کرنل صفدر سنگھ ہالوی صاحب ملکوال

ضلع سیالکوٹ

• جناب چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ مرحوم
• جناب بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت
• جناب حکیم سید پیر احمد شاہ صاحب
• جناب کیپٹن بشارت احمد صاحب سیالکوٹ
• جناب میاں سلطان احمد خان صاحب منڈیکے گورائیہ
• جناب محمد علی صاحب ڈسپنسر کوٹ نیناں
• جناب چوہدری غلام حسین صاحب گوہدپور
• جناب چوہدری خالد سیف اللہ خان صاحب
• جناب مولانا عبدالحمید خان صاحب کنجروڑ

کوئٹہ

• جناب شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ
• جناب شیخ کریم بخش صاحب مرحوم
• جناب شیخ محمد اقبال صاحب جناح روڈ
• جناب شیخ عبدالاحد صاحب تاجر
• مجلس خدام الاحمدیہ شارع فاطمہ جناح
• جناب الحاج خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب
• جناب محمد عبدالحق صاحب جنجوعہ میڈیکل ہال
• احمدیہ پبلک لائبریری شارع فاطمہ جناح
• جناب خان عبدالوحید خان صاحب
• جناب ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب ڈی۔ ایچ۔ پی
• جناب ڈاکٹر میجر سراج الحق خان صاحب
• جناب ماسٹر عبدالکریم صاحب
• جناب سید قربان حسین شاہ صاحب
• جناب چوہدری محمود احمد صاحب
• جناب عطاء الحق خان صاحب منصفی روڈ
• جناب محمد یوسف صاحب احمدی شہر تربت مکران
• جناب ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب ہیڈ ماسٹر

اضلاع سابق صوبہ سندھ

• جناب چوہدری سلطان علی صاحب محراب پور
• جناب نصیر احمد خان صاحب ناصر خانپور
• جناب حاجی عبدالرحمن صاحب رئیس باندھی
• جناب محمد عبداللہ صاحب "
• جناب عبدالحمید صاحب رئیس "
• جناب علاؤالدین صاحب گوٹھ علاؤالدین
• جناب چوہدری عطا محمد صاحب گوٹھ امام بخش
• جناب چوہدری غلام نبی صاحب
• جناب چوہدری محمد عبداللہ صاحب
• جناب چوہدری برکت علی صاحب گوٹھ سردار محمد پنجابی
• جناب ڈاکٹر فقیر محمد صاحب۔
• جناب حاجی کریم بخش صاحب گوٹھ قمرآباد
• جناب حاجی قمرالدین صاحب "
• جناب چوہدری غلام رسول صاحب
• جناب ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب نوابشاہ
• جناب سیٹھ محمد دین صاحب مرحوم
• جناب چوہدری صادق احمد صاحب [illegible]
• جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب پریذیڈنٹ ابشا
• جناب چوہدری بھے خان صاحب
• جناب ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب صدیقی
امیر جماعت میرپورخاص۔
• جناب بابو عبدالغفار صاحب حیدرآباد
• مجلس خدام الاحمدیہ گوٹھ جمال پور
• جناب چوہدری فتح دین صاحب گوٹھ شاہ دین
• جناب فضل الرحمن خان صاحب
ذیل پاک سیمنٹ فیکٹری حیدرآباد
• جناب ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب رحیم آباد
• جناب چوہدری فضل احمد صاحب
پریذیڈنٹ جماعت رحیم یارخان۔
• جناب چوہدری شریف احمد صاحب کونڈی
• جناب مولوی عبدالحق صاحب مرحوم "
• جناب چوہدری محمد اکرام صاحب شاہ لطیف آباد
• جناب چوہدری محمد اکرم صاحب "

بہاولپور

• جناب عزیز محمد خان صاحب بہاولپور (لاہور)
• جناب مولوی غلام نبی صاحب ایاز
• جناب چوہدری غلام احمد صاحب اشرف
• جناب مرزا اللہ بیگ صاحب بہاولپور

کراچی

• جناب شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت
• جناب مرزا بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ
• جناب ملک مبارک احمد صاحب
• جناب ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب کامٹی والے
• جناب چوہدری غلام احمد صاحب فردوس کالونی
• جناب چوہدری بشیر احمد صاحب منیر
• جناب میاں عطاء الرحمن صاحب طاہر
• جناب چوہدری مسعود احمد صاحب خورشید
• جناب چوہدری ... ناصر صاحب
• جناب شیخ عبدالحفیظ صاحب ۲ مارکیٹ روڈ
• جناب محمد شریف صاحب چغتائی
• محترمہ انور سلطانہ صاحبہ بیگم ایم۔ اے ارشاد صاحب
• جناب عبدالرزاق صاحب مہتہ
• جناب قاضی محمد اسلم صاحب (ربوہ)
• جناب مولوی صدر الدین احمد صاحب
• محترمہ حمیدہ بیگم اہلیہ " "
• جناب میجر محمد عبداللہ صاحب مہار
• جناب ملک رشید احمد صاحب بندر روڈ
• جناب چوہدری شاہنواز خان صاحب شاہنواز لمیٹڈ
• جناب چوہدری محمد مختار صاحب امیر جماعت
• جناب چوہدری احمد جان صاحب اکبر منزل
• جناب میجر عبداللطیف صاحب ملیر کینٹ
• جناب چوہدری شریف احمد صاحب وڑائچ
• جناب عبدالرحیم صاحب مدہوش آرٹن روڈ
• جناب مولوی عبدالمجید صاحب دہلوی
• جناب بشیر احمد صاحب ڈرائیور
• جناب حاجی رشید احمد صاحب
• جناب مرزا احمد رفیق صاحب چغتائی ناظم آباد
• جناب چوہدری آفتاب احمد صاحب کورنگی روڈ
• جناب مرزا عبدالوحید صاحب پارسی کوارٹرز
• محترمہ نور بیگم صاحبہ اہلیہ فضل حق خان صاحب
• جناب ملک منیر احمد صاحب قیصر سینما
• جناب سعید احمد خان صاحب
• جناب بابو عنایت اللہ صاحب
• جناب بشارت احمد صاحب شاکر
• جناب ابوالقاسم صاحب بنگالی
• جناب چوہدری نبی احمد صاحب مالک ٹریڈرز سٹورز

بہاول نگر

• جناب چوہدری غلام مصطفیٰ احمد دین صاحبان
چک 18/7-R۔
• جناب چوہدری غلام نبی صاحب گرداور
سود ا بستی۔
• جناب چوہدری غلام قادر صاحب اینڈ کمپنی
ہارون آباد۔
• جناب چوہدری علم دین صاحب کمیشن ایجنٹ
ہارون آباد۔
• جناب مولوی محمد شفیع صاحب دکاندار چک 166/7-R
• جناب چوہدری عبدالعزیز صاحب باجوہ
ہارون آباد۔
• جناب چوہدری علی شیر صاحب چک 199 مراد
• جناب چوہدری بشیر احمد صاحب چک 103/6-R

پشاور

• جناب الحاج نوابزادہ محمد امین خان صاحب بنوں
• جناب عبدالستار صاحب قریشی "
• جناب مولوی خلیل الرحمن صاحب فاضل پشاور

لائلپور

• جناب مبارک علی صاحب راجباہ روڈ
• جناب مولوی برکت علی صاحب لائق مرحوم جڑانوالہ
• جناب الحاج شیخ عبداللطیف صاحب لائلپور
• جناب رانا محمد نعیم صاحب ولد رانا محمد دین صاحب
چک ۱۹۴ گ۔ب

• جناب ملک محمد نذیر صاحب
• جناب چوہدری فضل احمد صاحب

دیگر اضلاع

• جناب چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت منٹگمری
• جناب مولوی ظفر احمد صاحب صدیقی سکندر آباد
• جناب ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ منٹگمری
• جناب شیخ محمد صاحب سکول رینالہ اسٹیٹ
• جناب سید بشیر احمد شاہ صاحب مانسہرہ
• جناب سردار امیر محمد خاں صاحب قیصرانی
• جناب مختار احمد صاحب بٹ کوٹلی
• جناب محمد منظور احمد صاحب ایڈووکیٹ کوٹلی
• جناب محمد لطیف صاحب دکاندار "
• جناب سید حسین شاہ صاحب عارف والا
• جناب میجر حلیم احمد صاحب کیمپ
• جناب ڈاکٹر مرزا عبد الرؤف صاحب کیمبل پور
• جناب مرزا محمد اسمٰعیل صاحب چمن بلوچستان

مشرقی پاکستان

• جناب مولوی ابو الصالح محمد صاحب بی۔ اے
امیر جماعت احمدیہ مشرقی پاکستان۔
• جناب ایس ایم حسن صاحب ڈھاکہ
• جناب قاضی خلیل الرحمن صاحب
• جناب محمد سلیمان صاحب ڈھاکہ
• جناب صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ڈھاکہ
• جناب شیخ عبد الحمید صاحب "
• جناب ملک محمد طفیل صاحب "

• جناب چوہدری عزیز احمد صاحب
شاہنواز لمیٹڈ۔ ڈھاکہ
• جناب سید سہیل احمد صاحب چٹاگانگ
ڈپٹی ڈائرکٹر ڈھاکہ۔
• جناب چوہدری لطیف احمد صاحب طاہر مرحوم
• جناب مولوی ابو الخیر محب اللہ صاحب گوڈنگر
• جناب ڈاکٹر عبد الصمد صاحب ڈی۔ پی ایچ
نارائن گنج۔
• جناب چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں
نارائن گنج۔
• جناب چوہدری سیف اللہ خان صاحب سیفی
• جناب ملا محمد فضل کریم صاحب
• جناب محمد حبیب اللہ صاحب نارائن گنج
• جناب شیخ ظفر احمد صاحب میاں اینڈ کمپنی
ڈھاکہ۔
• جناب چوہدری خورشید احمد صاحب کاہلوں ڈھاکہ
• جناب خواجہ منیر احمد صاحب انجینئر۔
• جناب میجر سید ضیاء الحسن صاحب چٹاگانگ
• جناب چوہدری احسان اللہ صاحب "
• جناب میاں محمد انور، ڈاکٹر محمد شفیق صاحبان
چٹاگانگ۔
• جناب محمود احمد علاؤ الدین صاحب
چٹاگانگ
• محترمہ محمودہ بیگم سعدی صاحبہ چٹاگانگ
• جناب محمد اسحٰق صاحب قریشی "

• جناب میجر جی۔ ایم اقبال صاحب چٹاگانگ

بھارت

• جناب مولانا محمد سلیم صاحب کلکتہ
• جناب مولانا بشیر احمد صاحب دہلی
• جناب میاں محمد حسین صاحب کلکتہ
• جناب فضل احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ پٹنہ
• جناب کمال الدین صاحب مدراس
• جناب محمد عبد اللہ صاحب بی۔ ایس سی
ایل ایل بی حیدر آباد۔
• جناب مولوی سراج الحق صاحب حیدر آباد دکن
• جناب صدیق امیر علی صاحب مالابار
• جناب میاں محمد عمر صاحب پنجاب ہاؤس کلکتہ
• جناب میاں محمد بشیر صاحب بھنگل "
• جناب مولوی شمس الدین صاحب "
• جناب سید بشیر الدین صاحب "
• جناب سیٹھ محمد صدیق صاحب "
• جناب سیٹھ معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ
• جناب محمد عبد الغنی صاحب "
• جناب سیٹھ محمد الیاس صاحب حیدر آباد دکن
• جناب بابو تاج دین صاحب سرینگر
• جناب محمد مجید صاحب سولیجہ کانپور

لنڈن

• جناب چوہدری عبد الرحمن خان صاحب
• جناب خان بشیر احمد صاحب رفیق
امام مسجد لنڈن

دیگر ممالک

• جناب صالح الشبیبی المہدی صاحب
سورابایا انڈونیشیا۔
• محترمہ امۃ النصیر صاحبہ
اہلیہ مکرم صالح الشبیبی صاحب۔
• جناب چوہدری نذیر احمد صاحب ایم ایس سی
کماسی، غانا۔
• جناب مسٹر ناظم خان صاحب غوری مشرقی افریقہ
• جناب افتخار احمد صاحب ایاز بکوبہ
• جناب ایم۔ اے ظفر صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس
ٹابورہ۔ ٹانگانیکا۔
• جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر
روزہل۔ ماریشس۔
• جناب چوہدری عبد الستار صاحب کویت
• جناب ایم۔ اے ہاشمی صاحب "
• جناب سید عبد الرحمن صاحب امریکہ
• جناب عبد الغفور رحمن بخش صاحب "
• جناب عبد العزیز رحمن بخش صاحب "
• جناب ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر "
• احمدیہ مسلم مشن نائیجیریا
• جناب حکیم طاہر محمد صاحب سنگاپور
• جناب ایم۔ وائی ندیم صاحب نیروبی
• جناب ڈاکٹر ایس۔ اے لطیف صاحب عدن
• جناب ڈاکٹر قاضی محمد برکت اللہ صاحب

مکتبہ الفرقان ربوہ کی چار اہم کتابیں

(۱)

تفہیماتِ ربانیہ

(از قلم ابو العطاء جالندھری)

اس کتاب میں وفاتِ مسیح، ختمِ نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دلائل کے علاوہ غیر احمدی علماء کے جملہ اعتراضات کے مسکت، مدلل اور معقول جوابات دیئے گئے ہیں۔ موجودہ ایڈیشن میں مفید ترین حوالہ جات کا اضافہ بھی ہے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے اس کتاب کو "اعلیٰ لٹریچر" قرار دیا اور علماءِ سلسلہ نے بالاتفاق اس کی جامعیت اور افادیت کا اعلان فرمایا ہے ضخامت سوا آٹھ سو صفحات مجلد سفید کاغذ قیمت گیارہ روپے۔

علاوہ محصول ڈاک

(۲)

تحریری مناظرہ

مابین پادری عبد الحق و ابو العطاء جالندھری

الوہیتِ مسیح پر قابلِ دید مناظرہ ہے۔ فریقین کے اصل پرچے طبع ہوئے ہیں۔ اسلامی دلائل کی قوت کا اس سے اندازہ کیجئے کہ پادری صاحب کو اسے مکمل کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ مسئلہ الوہیتِ مسیح کی تردید میں حوالہ جات کا مفید مجموعہ ہے۔ قیمت ۵۰/۱ روپیہ۔

علاوہ محصول ڈاک

(۳)

القول المُبین

فی

تفسیر خاتم النبیین

(از قلم ابو العطاء جالندھری)

جناب مودودی صاحب نے ایک رسالہ "ختمِ نبوت" کے عنوان سے شائع کیا ہے۔ القول المبین میں مودودی صاحب کے رسالہ کا مفصل اور مکمل جواب دیا گیا ہے۔ بہت سے غیر احمدی اصحاب نے مودودی صاحب سے القول المبین کا جواب لکھنے کی درخواست کی مگر جناب مودودی صاحب کو اس کی جرأت نہیں ہوئی۔ اس رسالہ میں ختمِ نبوت کی جامع تشریح کی گئی ہے۔ صفحات ۲۵۰ مجلد قیمت دو روپے

علاوہ محصول ڈاک

(۴)

مباحثۂ مصر

یہ مباحثہ قاہرہ میں جماعت احمدیہ کے مبلغ اور تین بڑے پادریوں کے درمیان ہوا تھا جس میں عیسائیت کے بنیادی مسائل پر فریقین میں گفتگو ہوئی۔ یہ ساری گفتگو بائیبل کے رُو سے ہوئی ہے۔ یہ کتابچہ بھی اپنی نوعیت میں جامع رسالہ ہے۔ اس میں عیسائیوں پر اتمامِ حجت کی گئی ہے۔ اس رسالہ کا انگریزی ترجمہ بھی شائع ہوا ہے۔

مباحثۂ مصر	(اُردو)	۶۲ پیسے
مباحثۂ مصر	(انگریزی)	۲۵-۱

علاوہ محصول ڈاک

الفردوس

انارکلی میں

لیڈیز کپڑے کے لئے

آپ کی اپنی

دکان ھے

الفردوس

۸۵- انارکلی لاہور

رشید اٹلکرز

بلحاظ

خوبصورتی، مضبوطی، تیل کی بچت

اور

افراطِ حرارت

دنیا بھر میں

بہترین ہیں

اپنے شہر کے ڈیلر سے

طلب فرمائیں

رشید اینڈ برادرز

ٹرنک بازار سیالکوٹ

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں

عمارتی لکڑی، دیار، کیل، پڑتل چیل

کافی تعداد میں موجود ہے

ضرورت مند اصحاب

ہمیں خدمت کا موقع دیکر مشکور فرمائیں!

○ گلوب ٹمبر کارپوریشن

۲۵- نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور۔ فون نمبر ۶۲۲۶۱

○ سٹار ٹمبر سٹور

۹۰ فیروز پور روڈ۔ لاہور

○ لائلپور ٹمبر سٹور

راجباہ روڈ لائلپور۔ فون نمبر ۳۸۰۸

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

"اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار"

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھائیں!

سالانہ چندہ صرف دو روپے

مینیجنگ ایڈیٹر

موتیاروک

• موتیاروک موتیابند کا بلا اپریشن علاج ہے!

• موتیاروک دھند، جالا، پھولا، ککروں کے لئے بھی بے حد مفید ہے،

• موتیاروک بینائی کو تیز کرتا ہے، اور چشمہ کی ضرورت نہیں رکھتا!

• موتیاروک آنکھ کی ہر مرض کیلئے مفید تر ہے،

بیت الحکمت لوہاری منڈی لاہور

مفید اور مؤثر دوائیں

نورکاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ!

آنکھوں کی خوبصورتی اور صحت کے لئے نہایت مفید۔ خارش، پانی بہنا، بھینی، ناخنہ، ضعفِ بصارت وغیرہ امراضِ چشم کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ متعدد جڑی بوٹیوں کا سیاہ رنگ جوہر ہے جو عرصہ ساٹھ سال سے استعمال میں ہے۔

خشک و تر، قیمت فی شیشی سوا روپیہ

تریاق اٹھرا

اٹھرا کے علاج کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کی بہترین تجویز جو نہایت عمدہ اور اعلیٰ اجزاء کے ساتھ پیش کی جا رہی ہے۔!

اٹھرا: بچوں کا مُردہ پیدا ہونا یا پیدا ہونے کے بعد جلد فوت ہو جانا یا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا یا لاغر ہونا، ان تمام امراض کا بہترین علاج۔!

قیمت :- پندرہ روپے

نورمنجن

دانتوں کی صفائی اور صحت کیلئے ازحد ضروری ہے۔ یہ منجن دانتوں کی صفائی اور مسوڑھوں کی حفاظت اور علاج کے لئے بہت مفید ہے۔

قیمت :- ایک روپیہ

نورِ نظر

اولادِ نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کی بہترین تجویز جس کے استعمال سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔

مکمل کورس :- پچیس ۲۵ روپے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

(طابع و ناشر:- ابوالعطاء جالندھری ٭ مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت :- دفتر ماہنامہ الفرقان۔ ربوہ)

وصایا

نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرما دیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ وصیت کنندگان دیگر ڈی صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرما لیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۱۸۸۰۳ / ۱۶/۱۱/۶۲ - میں محمد دین ولد غلام محمد قوم ارائیں پیشہ زمینداری عمر ۶۱ سال بیعت پیدائشی ساکن سعد اللہ پور ڈاکخانہ خاص تحصیل پھالیہ ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ... حسب ذیل وصیت کرتا ہوں سیلاب زدہ رقبہ سات کنال -/۸۰۰ روپیہ بارانی زمین ۴ کنال -/۲۰۰ روپے مکان رہائشی واقع سعد اللہ پور مشتمل بر دو کمرے رقبہ ۵ مرلے -/۱۰۰۰ روپے میزان کل جائداد -/۴۰۰۰ روپے۔ میرا گزارہ صرف جائداد کی آمد پر ہے اور میری کل موجودہ جائداد مذکورہ بالا ہے جو میری ملکیت ہے اور جس کی قیمت اندازاً چار ہزار روپیہ ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن مذکور کے حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ شرط اول -/۲ روپے۔ العبد محمد دین ولد غلام محمد۔ گواہ شد غلام محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سعد اللہ پور۔ گواہ شد سلطان محمود انور مربی سلسلہ احمدیہ۔

مسل ۱۸۸۰۹ / ۱۶/۳/۶۲ - میاں غلام مصطفٰے ولد میاں سراج الحق صاحب قوم ارائیں پیشہ کاشتکاری عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرک ڈاکخانہ خاص ضلع ساہیوال صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ... حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) زرعی زمین واقع میرک ضلع ساہیوال ۱/۲ ایکڑ اندازاً قیمت -/۱۶۵۰ روپیہ (۲) مکان واقع سکنہ میرک قیمتی مبلغ -/۸۰۰ روپیہ (۳) دکان واقع چک مذکور اندازاً قیمتی -/۴۰۰ روپیہ مذکورہ بالا جائداد کا واحد مالک ہوں (۴) ایک کنال سکنی زمین واقعہ محلہ دارالنصر ربوہ اندازاً قیمتی -/۷۰۰ روپیہ۔ اسکے ۱/۳ حصہ کا میں مالک ہوں یعنی -/۲۳۳ روپیہ مالیت زمین کا حصہ دار ہوں بقیہ دو حصے میرے دو بھائیوں کے ہیں۔ میں اپنی مذکورہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز اسکے بعد اگر کوئی جائداد مزید پیدا کروں تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی نیز جو ترکہ وفات کے بعد ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسکے علاوہ میری ماہوار آمد از کاشتکاری علاوہ زرعی زمین کی آمد کے -/۵۰ روپیہ ماہوار ہے میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ ہوگی۔ شرط اول -/۵ روپے۔ العبد غلام مصطفٰے بقلم خود۔ گواہ شد غلام رسول ولد میاں سراج الحق۔ گواہ شد محمد صادق انسپکٹر وصایا میرک۔

مسل ۱۸۸۱۰ / ۱۶/۳/۶۲ - میاں غلام رسول ولد میاں سراج الحق صاحب قوم ارائیں پیشہ کاشتکاری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرک ڈاکخانہ خاص ضلع ساہیوال صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ... حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) زرعی زمین واقع سکنہ میرک ضلع ساہیوال ۱/۲ ۴ ایکڑ اندازاً قیمت سولہ ہزار پانچ صد روپیہ جس کا واحد مالک ہوں (۲) ایک بھینس قیمتی اندازاً -/۱۰۰۰ روپیہ (۳) مکان واقع چک مذکور -/۲۰۰ روپیہ (۴) دکان واقع چک میرک -/۴۰۰ روپیہ مذکورہ جائداد کا واحد مالک ہوں (۵) سکنی قطعہ ایک کنال واقعہ محلہ دارالنصر ربوہ قیمتی اندازاً -/۷۰۰ روپیہ اسکے ۱/۳ حصہ کا یعنی -/۲۳۳ روپے مالیت زمین کا میں مالک ہوں اور بقیہ حصہ میرے دو بھائیوں کا ہے۔ میں مذکورہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز اسکے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور جو ترکہ بعد از وفات ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ نیز میری ماہوار آمد از کاشتکاری علاوہ زرعی زمین کی آمد کے -/۵۰ روپیہ ماہوار ہے میں اپنی ماہوار آمد کے جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور ۱/۱۰ حصہ اپنی ماہوار آمد کا ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ نیز میری وصیت تاریخ وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ شرط اول -/۵ روپے۔ العبد غلام رسول بقلم خود ولد میاں سراج الحق میرک۔ گواہ شد بقلم خود محمد علی ولد ... میرک۔ گواہ شد محمد صادق انسپکٹر وصایا بیت المال میرک۔

مسل ۱۸۸۱۲ / ۵/۳/۶۲ - میں برکت علی ولد ... قوم ... پیشہ ملازمت عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۲۲ء ساکن حافظ آباد ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ... حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۶۰ روپیہ ماہوار ہے۔ تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ اسکے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ شرط اول -/۲ روپے۔ راقم الحروف محمد صادق انسپکٹر وصایا۔ العبد نشان انگوٹھا برکت علی ولد ... حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ ... [illegible]

مسل نمبر 18813 / 16/3/64 میں محمد سرور ولد میاں خان محمد قوم جٹ پیشہ زمیندارہ و ملازمت عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پرانا جوتیکی ڈاکخانہ پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان
بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ مارچ ۶۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرے والد بزرگوار ابھی حیات ہیں میرے نام کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے میری ماہوار آمد
وقت ... روپے بطور ملازم کنسٹیبل پولیس ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے بتوفیق
... انت السمیع العلیم میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر
بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ رقم شرط اول ۰۰-۵/۳) دستخط وصیت کنندہ محمد سرور بقلم خود
سکنہ پرانا جوتیکی ڈاکخانہ پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ حال ملازم ... گواہ شد ڈاکٹر محمد شفیع پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ گواہ شد محمد یعقوب سیکرٹری
مال جماعت احمدیہ پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر 18814 / 6/6/64 عطا محمد ولد عبد الغنی صاحب مرحوم قوم اعوان پیشہ ... عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ترگڑی ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان
بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ... حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے بحالہ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر
انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں (۱) زرعی زمین تین کنال ... جو ترگڑی میں واقع ہے جسکی موجودہ قیمت بازاری مبلغ اٹھارہ سو روپیہ فی کنال ہے کل قیمت بحساب ۱۸۰۰ روپے
فی کنال مبلغ پانچ ہزار چار سو روپیہ بنتی ہے۔ ایک مکان ... کنال ... قیمت اندازاً مبلغ پانچ صد روپے۔ کل جائیداد کی قیمت مبلغ پانچ ہزار نو سو روپے بنتی ہے جس میں سے
میں نے مبلغ ... روپے قرضہ ادا کرنا ہے قرض منہا کر کے بقیہ میزان پانچ ہزار تین سو روپیہ رہ جاتی ہے جس پر یہ میری وصیت حاوی ہو گی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن
احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد ... جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے نام کرا کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت ادا شدہ سے منہا کی جائے گی۔ اگر
اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ
پاکستان ربوہ ہو گی نیز ... جائیداد کے علاوہ ... میری ماہوار آمد ... مبلغ ساٹھ روپیہ ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن
احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ (نوٹ) میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے ہی منظور کی جاوے (شرط اول ۱/۱۰ روپیہ) العبد عطا محمد ... گواہ شد عبد الحق سیکرٹری وقف جدید ترگڑی ضلع گوجرانوالہ
گواہ شد ... بقلم خود ... ترگڑی ضلع گوجرانوالہ گواہ شد مبارک احمد ظفر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ

مسل نمبر 18815 / 10/6/64 میں منظور احمد منور ولد ... قوم ... پیشہ دکانداری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تخت ہزارہ ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودہا صوبہ مغربی پاکستان
بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ... حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) اراضی زرعی تقریباً ... (۲) ایک مکان پختہ و خام ... جو کہ ابھی
غیر منتقل ہے جس میں ... حصہ ہے (۳) ایک دکان پختہ و خام ... حصہ دکان بھی ابھی غیر منتقل ہے ... وقت مقرر نہیں ہوں اور جائیداد منقولہ میری ملکیت ہے ...
برابر ہے ... جائیداد کوئی نہیں۔ (۱) اراضی زرعی ... مرلے کی قیمت مبلغ ۱۰۰ روپے (۲) مکان کی قیمت ... روپے ... تقریباً ۱۹۰۰ روپے (۳) دکان
کی قیمت ... کل میزان ... روپے اسکے علاوہ اور کوئی جائیداد نہیں ہے میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا
ہوں اس کے بعد اگر کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت
حاوی ہو گی اس وقت میری ماہوار آمد ... روپے (اندازاً) ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کے جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ
وصیت آج سے منظور کی جائے۔ (رقم شرط اول ۱/۱۰ روپیہ) العبد منظور احمد منور ولد ... ساکن تخت ہزارہ ضلع سرگودہا گواہ شد شیخ عنایت اللہ سیکرٹری اصلاح و ارشاد
... تخت ہزارہ ... ضلع سرگودہا۔ گواہ شد عبد الرحیم ... جماعت احمدیہ تخت ہزارہ ضلع سرگودہا۔

Nazri Tola مسل نمبر 18816 / 11/3/64 میں عبد الرؤف ولد شیخ محمد یعقوب صاحب مرحوم ... قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ... سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن
D... Das Road ... ڈاکخانہ ڈھاکہ ضلع ڈھاکہ صوبہ مشرقی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۳/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری
اس وقت جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے میرے پاس ... مبلغ ۱ ہزار ... پیسے موجود ہیں ... Bond کی صورت میں اسکے علاوہ ایک ... ۹۰/
روپے ... مبلغ ۴۹۰/ روپے اور ... روپے بھی موجود ہے علاوہ ازیں مبلغ پانچ ہزار روپیہ قرضہ ... مندرجہ بالا رقم سے خارج
good will ... اور ...

سے کچھ تعلق نہیں) سال ختم ہونے پر حساب کے بعد جو رقم بھی میرے حصہ میں آئے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر سال ختم ہونے سے قبل ایڈوانس کے طور پر کوئی رقم حاصل کروں تو اسکا ۱/۱۰ ادا کرتا رہونگا تاہم ابھی تک منافع کا سال ۶۷-۱۹۶۶ (یعنی جولائی ۶۶ سے جون ۶۷) تک کے عرصہ میں کوئی رقم حاصل نہیں کی اسلئے سال ۶۷-۶۶ ختم ہونے پر آپکو صحیح آمد کی اطلاع دیتے وقت ساتھ ساتھ اسکا ۱/۱۰ حصہ بھی ارسال کروں گا اسکے علاوہ اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان حقدار ہوگی نیز میری وفات پر میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اس میں سے حسب تحریر کردہ رقم بشرطیکہ اس کا ۱/۱۰ حصہ میں نے ادا نہ کر دیا ہو نکال کر جو بچے اس پر بھی ۱/۱۰ حصہ وصیت واجب ہوگی۔ شرط اول ۱۰۰/- روپیہ العبد عبد الرؤف احمدی۔ گواہ شد احمد صادق محمود مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ڈھاکہ مشرقی پاکستان Witness Kasim Ali Khan Accountant 4. B. Kakileza Road Dacca 19/3/67

مسل ۱۸۸۱۸/ ۱۴-۱۱-۶۵ ملک خلیل احمد خان ولد ملک غلام احمد خان قوم ککے زئی پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حال لندن انگلستان ضلع انگلستان صوبہ انگلستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ نومبر ۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت اوسطاً ۴۰ پونڈ ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی (شرط اول ۱۰/- روپے) العبد خلیل احمد خان معرفت ۴۴ میلروز روڈ ایس ڈبلیو ۱۸ یو۔کے لندن۔ گواہ شد بشیر احمد رفیق امام مسجد لندن گواہ شد مسعود احمد خان ابن چوہدری رحمت خان سابق امام مسجد لندن ۴۴ میلروز روڈ لندن۔ ایس۔ ڈبلیو۔ ۱۸ یو کے۔

مسل ۱۸۸۲۰/ ۲۴/۳/۶۷ میں نظام دین ولد بگشہ خان قوم ملک ہراج پیشہ دکانداری عمر ۶۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۳ ۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت تیس روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت یکم اپریل ۶۷ء سے نافذ کی جائے۔ العبد نشان انگوٹھا نظام الدین۔ گواہ شد بابا الدین ولد عبد الستار کشمیری مرحوم محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ ۲۴/۳۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔

مسل ۱۸۸۲۱/ ۱۸/۳/۶۷ محمد سلیم ولد میاں نظام الدین صاحب قوم ملک ہراج پیشہ دکانداری عمر ۴۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ مارچ ۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت پچاس روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت یکم اپریل ۶۷ء سے نافذ کی جائے (شرط اول ۵/- روپے) [illegible] العبد محمد سلیم ولد نظام دین دراج ربوہ۔ گواہ شد جلال الدین ولد عبد الستار کشمیری مرحوم محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ ۱۸/۳۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا ربوہ۔

مسل ۱۸۸۲۳/ ۸/۳/۶۷ میں محمد اسمٰعیل ولد امام الدین قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۸۵ سال بیعت ۱۹۴۹ء ساکن چک ۴۶ اسلام آباد ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ مارچ ۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرے پاس ایک مویشی سوائی قیمتی دو صد روپے ہے اسکے آٹھویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی اور جائداد اسکے علاوہ پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز وفات پر میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی اسوقت میری کوئی آمد نہیں اگر کبھی کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو گئی تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا (شرط اول ۲/- روپے) نشان انگوٹھا محمد اسمٰعیل۔ گواہ شد منور احمد خان صدر جماعت احمدیہ چک ۴۶ گجرات۔ گواہ شد حاجی محمد ابراہیم خلیل چک ۴۶ اسلام آباد ضلع گجرات۔

مسل ۱۸۸۲۴/ ۲۴/۳/۶۷ ملک سلطان احمد ولد ملک شہزادہ صاحب مرحوم قوم اعوان پیشہ معلم [illegible] عمر ۶۲ سال بیعت پیدائشی ساکن پکا نسوانہ ڈاکخانہ کانیوال براستہ [illegible] ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۳/۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) زرعی اراضی پانچ ایکڑ واقع پکا نسوانہ ڈاکخانہ کانیوال ضلع جھنگ انداز قیمت مبلغ دس ہزار روپیہ۔ بندوبست میں مبلغ -/۱۰۰۰۰ روپیہ (۲) ایک قطعہ سفید زمین سکنی ۵ مرلہ محلہ دارالعلوم ربوہ ۱۵ فٹ قیمت -/۴۰۰ روپیہ

اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی (۳) مذکورہ جائداد کی آمد کے علاوہ مجھے مبلغ اسی روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے میں اپنی ماہوار آمد کے جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور ہر ماہ تنخواہ کا ۱/۱۰ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جاوے۔ (شرط اول ۱۰/۱ روپے) العبد ملک سلطان احمد واقف زندگی معلم وقف جدید۔ گواہ شد ملک محمد شفیع بقلم خود دو قائد مجلس خدام الاحمدیہ موضع ... گواہ شد راقم الحروف محمد صادق بٹ انسپکٹر وصایا۔

مسل ۸۸۲۸ / ۳/۱/۶۲ میں محمد عبداللہ ولد میاں محمد عیسٰے صاحب قوم بٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے (۱) زرعی ساڑھے سات کنال اٹھارہ مرلے واقعہ احمد نگر ضلع جھنگ جو کہ مبلغ ۱۵۸۸/- روپیہ کی خرید کی ہے اس مذکورہ زمین میں میرا لڑکا مطیع اللہ تیسرے حصہ کا مالک ہے اور دو حصہ کا میں مالک ہوں اپنے دو حصہ کی ملکیت میں سے میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی لیکن میرا گزارہ اس مذکورہ جائداد پر نہیں بلکہ میں کاشتکاری کا کام مذکورہ زمین میں کرتا ہوں جسکی آمد سالانہ کم و بیش مبلغ ۲۰۰/- روپیہ ہوگی میں تازیست سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے (شرط اول ۱/- روپیہ) العبد محمد عبداللہ بقلم خود۔ گواہ شد رفیق اللہ بٹ احمد نگر ولد محمد عبداللہ۔ گواہ شد محمد صادق بٹ انسپکٹر وصایا۔

مسل ۱۸۸۲۹ / ۳/۲/۶۲ میں راجہ نذیر احمد ظفر ولد راجہ غلام حیدر صاحب قوم گکھڑ پیشہ ہیڈ کلرک پرائیویٹ عمر ۴۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مارچ ۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کچھ زرعی جائداد موضع بھکہ ترد بھیرہ ضلع سرگودہا میں ہے جو دیگر افراد خاندان کے ساتھ مشترکہ اکثر حصہ زمین مشترکہ دریا برد ہو چکا ہے اسلئے علم نہیں کہ میرا کس قدر حصہ ہے میرے حصہ کی جائداد کی اندازاً قیمت مبلغ ۱۰۰۰/- روپیہ ہوگی میں اپنی مذکورہ جائداد جو بھی ثابت ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر اسکے بعد کوئی مزید جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی لیکن میرا گزارہ اس جائداد کی آمد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت قریباً مبلغ یکصد روپیہ ماہوار ہے میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔ العبد راجہ نذیر احمد ظفر ولد راجہ غلام حیدر دار الصدر غربی الف ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد محمد سلیم احمد ولد نور محمد سیکرٹری مال دار الصدر غربی الف ربوہ۔ گواہ شد راقم الحروف محمد صادق بٹ انسپکٹر وصایا +

مسل ۱۸۸۳۰ / ۷/۵/۶۲ میں ناصر احمد خان کاٹھگڑھی ولد چوہدری محمد علی خان صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی ساکن محلہ مسجد مبارک ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۵/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ پندرہ ایکڑ زرعی اراضی واقع چک نمبر ۲ T.D.A تحصیل خوشاب ضلع سرگودہا میرے نام الاٹ شدہ ہے لیکن اس زمین کی کل قیمت گورنمنٹ پاکستان کو ۲۲۵۰/- روپے بذریعہ اقساط ادا کرنی ہے لہذا حقوق ملکیت حاصل ہونے تک اس اراضی کی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ نیز جب اقساط ادا ہو جائینگی اور پورے حقوق ملکیت حاصل ہو جائیں گے تو پھر اس اراضی کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسکے بعد اگر مزید جائداد پیدا کروں تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی لیکن میرا گزارہ صرف اس زمین کی آمد پر ہی نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت مجھے ۱۰۰/- روپیہ ماہوار ملتی ہے میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اسکا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ناصر احمد خان کاٹھگڑھی محافظ خاص۔ گواہ شد صوبیدار عبد المنان افسر حفاظت خاص۔ گواہ شد محمد صادق بٹ انسپکٹر وصایا

مسل ۱۸۸۳۱ / ۷/۵/۶۲ عبد الرحمن بھٹیاں ولد ڈاکٹر فضل الرحمن بھٹیاں قوم بھٹیاں پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن باشو دو ڈاکخانہ باشو دو ضلع کومل صوبہ مشرقی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائداد نہیں ہے میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۵۰/- ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ اسکے علاوہ اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت ۱۹ مارچ ۶۲ سے نافذ فرمائی جائے کیونکہ خاکسار نے اسوقت سے ہی چندہ مذکورہ وصیت کے مطابق ادا کرنا شروع کر دیا ہے۔ العبد عبد الرحمن بھٹیاں 4, Baxi Bazar Rd. Dacca - I E.P. 7/5/57
گواہ شد احمد صادق محمود مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ڈھاکہ۔ گواہ شد Kashim Ali Khan Dacca E.P.A.A 7/5/67 +

مسل ۱۸۸۳۲ ... [illegible]

ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ مارچ ۱۹۶۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں کیونکہ میرے والد صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے زندہ ہیں۔ اسوقت میری ماہوار آمد تقریباً پچاس روپے ہے جو بذریعہ حکمت و تنخواہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد جسقدر میرا متروکہ ثابت ہو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالحق مبشر۔ گواہ شد محمد اشرف ممتاز مربی سلسلہ احمدیہ۔ گواہ شد ہدایت اللہ شاہ انسپکٹر بیت المال۔

مسل $\frac{18835}{2/5/68}$ میں محمد رمضان خادم واقف زندگی ولد شیر محمد واقف زندگی قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ مئی ۱۹۶۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں ہے مجھے پانچ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تا زیست اپنی آمد کا $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ اسکے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز بوقت وفات میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو اسکے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد محمد رمضان خادم مجلس دار العدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد شیر محمد بقلم خود معلم وقف جدید۔ گواہ شد محمد افضل خان مرزا دار تحریک جدید۔

مسل $\frac{18836}{8/4/68}$ میں کرامت اللہ ولد برکت اللہ قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ اپریل ۱۹۶۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۱/۹۰ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اسکے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ نیز میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ العبد کرامت اللہ مراقب خدام الاحمدیہ ربوہ ضلع جھنگ گواہ شد عبداللطیف انسپکٹر بیت المال حلقہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد بقلم محمد بخش میر امیر جماعت ہائے احمدیہ گوجرانوالہ۔

مسل $\frac{18837}{}$ ملک فقیر محمد ولد محمد بخش قوم ملک پیشہ × عمر ۷۲ سال بیعت ۱۹۱۲ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{3}{12}$ ۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت مندرجہ ذیل ذاتی جائداد ہے جسکی تفصیل یہ ہے۔ ایک کچا مکان واقع محلہ دار الرحمت شرقی جس کا رقبہ دس مرلے ہے جسکی مالیت تقریباً اڑھائی ہزار روپیہ ہے جسکے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میں اسوقت کوئی کام نہیں کرتا میرے لڑکے کی طرف سے مبلغ دس روپے بطور جیب خرچ ملتا ہے جسکے $\frac{1}{10}$ حصے کی بھی میں وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں اگر میں نے کوئی اور جائداد پیدا کی تو اسکی اطلاع صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو دیتا رہونگا نیز میرے مرنے کے بعد جو بھی ترکہ ثابت ہو اسکے $\frac{1}{10}$ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ ربوہ مالک ہوگی میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور کی جائے۔ العبد نشان انگوٹھا ملک فقیر محمد۔ گواہ شد نذیر احمد ولد فقیر محمد۔ گواہ شد محمد صادق بٹ انسپکٹر وصایا۔

مسل $\frac{18839}{}$ میں خواجہ بشیر الدین قمر ولد مولوی قمر الدین صاحب فاضل قوم وائیں کشمیری پیشہ تعلیم ساکن دار العدر شرقی ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مئی ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار جیب خرچ جو اسوقت مبلغ پانچ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اسکے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ العبد خواجہ بشیر الدین قمر ابن مولوی قمر الدین فاضل۔ گواہ شد خواجہ صفی الدین قمر ابن مولوی قمر الدین فاضل انسپکٹر بیت المال حلقہ لائلپور۔ گواہ شد محمد صادق بٹ انسپکٹر وصایا $\frac{5}{68}$ ۱۔

مسل $\frac{18841}{}$ ملک اولیاء خان ولد ملک مظفر خان قوم اعوان پیشہ زمیندارہ عمر تقریباً ۶۱ سال بیعت مارچ ۱۹۲۳ء ساکن پنجند ڈاکخانہ پنجند ضلع کیمبل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ مئی ۱۹۶۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گزارہ صرف جائداد کی آمد پر ہے اور میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ زرعی زمین بارانی ۵۰ ایکڑ ہے جسکی موجودہ قیمت اندازاً بیس ہزار روپیہ ہے۔ اسکے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں میں اپنی جائداد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اسکے بعد اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا نیز بوقت وفات میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو اسکے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ العبد اولیاء خان ولد مظفر خان بقلم خود۔ گواہ شد مرزا محمد لطیف مربی سلسلہ ضلع کیمبل پور۔ گواہ شد شاہ ولی سیکرٹری مال انجمن احمدیہ پنجند ضلع کیمبل پور۔

مسل $\frac{18842}{}$ مظفر حسین ولد میر اربخش قوم ڈھڈ کا پیشہ مزدوری عمر ۳۲ سال بیعت ۱۹۶۰ء ساکن چک ۴۹ کوٹ موہدین ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{4}{4}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں کیونکہ والد صاحب بقید حیات ہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو مجھے محنت مزدوری کرنے سے حاصل ہوتی

[illegible]

مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نشان انگوٹھا مظفر حسین ہیڈ کلرک کورٹ موہن۔ گواہ شد ملک محمد شفیع سیکرٹری مال قائد مجلس خدام الاحمدیہ بکالسوالہ۔ گواہ شد محمد صادق بٹ انسپکٹر وصایا۔

مسل نمبر ۱۸۸۴۴ / ۲۱/۴/۶۷ حفیظ الرحمٰن انور ولد عبد الرحمٰن صاحب انور قوم راہان پیشہ تعلیم عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۴/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ والد صاحب کی آمد پر ہے جو اس وقت پانچ روپے ماہوار مجھے بطور خرچ مجھے والد صاحب سے ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ العبد حفیظ الرحمٰن انور معرفت مولوی عبد الرحمٰن انور ربوہ۔ گواہ شد مرزا فرید احمد ابن حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ربوہ۔ گواہ شد لطف الرحمٰن شاکر فضل عمر ہسپتال ربوہ۔

مسل نمبر ۱۸۸۴۶ / ۹/۱/۶۷ میں مبارک محمود ولد شیخ محمد اسمٰعیل صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۳۶ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ جنوری ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو بذریعہ تجارت تقریباً ایکصد روپیہ ماہوار ہے۔ اسمیں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے جسکی اطلاع میں مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اسکے علاوہ کوئی اور ذریعہ آمدن پیدا ہوجائے یا جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور ہر دو صورتوں میں یہی وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر میری جو جائداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت جو کہ میری زندگی کی آخری وصیت ہے ہر حالت میں انشاء اللہ تعالیٰ قائم رہیگی اور تاریخ تحریر سے نافذ سمجھی جائیگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد شیخ مبارک محمود پانی پتی رام گلی نمبر ۳ مکان نمبر ۱۸-۱۰/۹ لاہور۔ گواہ شد ابو العطاء جالندھری ایڈیٹر الفرقان ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد ملک منور احمد جاوید سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ

مسل نمبر ۱۸۸۴۷ / ۱۵/۴/۶۷ منظور احمد سعید ولد عبد الواحد صاحب مرحوم قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن دار الصدر غربی ب ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۴/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۹۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ العبد منظور احمد سعید کارکن دفتر وقف جدید ربوہ۔ گواہ شد ۱ صوفی عبد الغفور وصیت نمبر ۱۴۲۸۵ کارکن دفتر وقف جدید ربوہ۔ گواہ شد ۲ عبد الحلیم خان کارکن دفتر وقف جدید ربوہ۔

مسل نمبر ۱۸۸۴۸ / ۱۱/۵/۶۷ میں راجہ مسعود احمد ولد راجہ محمد نواز صاحب قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۱۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۵/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد نہیں کیونکہ میرے والد صاحب خدا تعالیٰ کے فضل سے زندہ موجود ہیں۔ مجھے مبلغ دس روپے اپنے والد صاحب کی طرف سے بطور جیب خرچ کے ملتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جسقدر متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ العبد راجہ مسعود احمد دار الصدر غربی ربوہ۔ گواہ شد راجہ ناصر احمد ولد راجہ فضل داد خان ڈلوالی ضلع جہلم۔ گواہ شد عبد الباری قیوم شاہد واقف زندگی ربوہ۔

مسل نمبر ۱۸۸۴۹ میں محمد صادق ولد چوہدری غلام محمد قوم راجپوت پیشہ کاشتکاری عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۳۹ء ساکن فیکٹری ایریا ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۵/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ موجودہ جائداد زرعی اراضی موازی سات ایکڑ واقع چک 15/D.B ڈاکخانہ لابرا براستہ پیلاں تحصیل و ضلع میانوالی اسکے علاوہ خاکسار کو ۱۹/- روپے ماہوار فوجی پنشن مستقل مل رہی ہے۔ اسکے علاوہ خاکسار کو ۸۱/- روپے ماہوار مزید بصورت کارکردگی مختلف اقسام گویا کل ۱۰۰/- روپے ماہوار آمدن ہے خاکسار اپنی ماہوار آمدن اور جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز جو کہ اسکے بعد جو جائداد یا آمد پیدا کرونگا۔ اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا نیز کہ میری وفات پر جسقدر جائداد ثابت ہو اسکا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ حاصل کرنیکی حقدار ہوگی۔ میری یہ وصیت آج سے نافذ فرمائی جائے۔ خاکسار محمد صادق بقلم خود معرفت مولوی غلام باری سیف فیکٹری ایریا ربوہ۔ گواہ شد قاضی عزیز احمد انچارج لاؤڈ سپیکر ربوہ۔ گواہ شد جمال الدین انسپکٹر دفتر جائداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

مسل نمبر ۱۸۸۵۳ / ۱۶/۴/۶۷ مشتاق احمد ولد چوہدری نواب خان قوم راجپوت بھٹروان پیشہ ملازمت ٹیچر عمر ۴۴ سال بیعت ۱۹۶۱ء ساکن بینڈی بھاگو ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ

آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ کرتا رہونگا (انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ) اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور کی جائے۔ العبد مشتاق احمد پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد چوہدری نواب خان والد موصی۔ گواہ شد عبدالحق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۱۸۸۵۹ / ۱/۴/۶۹ منیر احمد ولد چوہدری نذیر احمد صاحب قوم راجپوت منہاس پیشہ تجارت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن رحیم یار خان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اپریل ۱۹۶۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ بصورت تجارت جو مشترکہ ہے ۵۰/- روپیہ ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت یکم اپریل ۱۹۶۹ء سے نافذ کی جائے۔ العبد منیر احمد المنار الیکٹرک کمپنی شاہی روڈ رحیم یار خان۔ گواہ شد غلام احمد خان طاہر انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد محمد اشرف ناصر شاہد مربی

مسل نمبر ۱۸۸۶۱ / ۵/۲/۶۹ آیت اللہ قمر ولد قاضی عبدالرحیم صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ۲/۲۹ فیکٹری ایریا ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اسوقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی (۱) زمین زرعی تقریباً ۲ بیگھے ہے جس کا ابھی تک انتقال وراثت کا فیصلہ نہیں ہوا واقع ٹھٹھے پورہ تحصیل لاہور نزد واہگہ (۲) مندرجہ بالا اراضی کی قیمت اندازاً یہ ہے ۱۰۰۰/- روپے لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اسوقت کل مبلغ ۳۰/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ العبد آیت اللہ قمر ولد قاضی عبدالرحیم مرحوم ساکن مکان ۲/۲۹ فیکٹری ایریا ربوہ حال معرفت مسجد نور مری روڈ راولپنڈی۔ گواہ شد مرزا عبدالحق ولد محمد عبداللہ صاحب قمر موصیان حال راولپنڈی۔ گواہ شد چوہدری فضل احمد ولد چوہدری محمد بخش محاسب جماعت احمدیہ راولپنڈی موصی وصیت ۱۳۲۸۴

مسل نمبر ۱۸۸۶۲ / ۱۱/۱۱/۶۹ میں عبدالقادر ولد احمد دین قوم [illegible] پیشہ زمیندارہ عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص ضلع حیدر آباد صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ میں بشیر آباد اسٹیٹ میں بطور مزارع کام کرتا ہوں میری سالانہ آمد چھ صد روپے ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدا[illegible] بشیر آباد اسٹیٹ ضلع حیدر آباد۔ گواہ شد غلام احمد امیر جماعت احمدیہ بشیر آباد اسٹیٹ ضلع حیدر آباد۔ گواہ شد محمد حیات سیکرٹری مال۔ الراقم سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔

مسل نمبر ۱۸۸۶۶ میں دین محمد ولد منگتا خان قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۱۹ء ساکن گوٹھ شیر پور ڈاکخانہ محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ سالانہ آمد پر ہے جو اس وقت ۴۰۰/- روپے ہے میں اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ العبد نشان انگوٹھا دین محمد ولد منگتا خان۔ گواہ شد برکت اللہ ولد شیر محمد شیر پور حلقہ محمد آباد اسٹیٹ۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔

مسل نمبر ۱۸۸۶۷ / ۱۸/۱۲/۶۹ منظور احمد ولد محمد عبداللہ قوم جنجوعہ پیشہ تجارت عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن محمد آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ایک سو روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو

دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ العبد منظور احمد بقلم خود ساکن محمد آباد اسٹیٹ براستہ ٹاہلی۔ گواہ شد غلام رسول ولد محمد ہاشم محمد آباد وصیت ۹۴۷۴۔ گواہ شد محمد حسین سیکرٹری مال محمد آباد اسٹیٹ ٹاہلی۔ الراقم سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔

مسل نمبر $\frac{۱۸۸۶۳}{۳۱/۱۲/۶۶}$ غلام رسول ولد مہر دین قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ شیر پور ڈاکخانہ محمد آباد ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۱۲}{۶۶}$/۲۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ سالانہ آمد پر ہے جو اسوقت /۱۰۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ العبد غلام رسول ولد مہر دین۔ گواہ شد برکت اللہ ولد شیر محمد شیر پور P.O. محمد آباد۔ گواہ شد پیر محمد ولد محمد بخش اکونٹنٹ لطیف نگر حلقہ محمد آباد اسٹیٹ۔

مسل نمبر $\frac{۱۸۸۶۹}{۱۸/۱۲/۶۶}$ نذیر احمد ولد اللہ بخش صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن لطیف نگر ڈاکخانہ محمد آباد ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۱۲}{۶۶}$/۱۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت /۱۲۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ العبد نذیر احمد ولد اللہ بخش۔ گواہ شد محمد حسین سیکرٹری مال محمد آباد۔ گواہ شد سردار احمد ولد رحیم بخش لطیف نگر فارم حلقہ محمد آباد اسٹیٹ۔

مسل نمبر $\frac{۱۸۸۵۶}{۲۵/۱۲/۶۶}$ نور الہی ولد دین محمد قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن شیر پور ڈاکخانہ محمد آباد ضلع تھرپارکر مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۱۲}{۶۶}$/۲۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ سالانہ آمد پر ہے جو اسوقت چار سو روپیہ ہے۔ میں اپنے والد صاحب کے ساتھ کھیتی باڑی کا کام شیر پور میں کرتا ہوں۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ العبد نور الہی ولد دین محمد۔ گواہ شد اللہ بخش ولد رحمت اللہ وقف عارضی کنری۔ گواہ شد محمد حسین سیکرٹری مال محمد آباد اسٹیٹ ٹاہلی۔

مسل نمبر $\frac{۱۸۸۷۰}{۱۶/۱۲/۶۶}$ عبد الباسط ناصر ولد عبد الحمید خان قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن محمد آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۱۲}{۶۶}$/۱۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت /۱۲۸ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت یکم مئی ۱۹۶۶ء سے نافذ کی جائے۔ العبد عبد الباسط ناصر سیکنڈ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام مڈل سکول محمد آباد اسٹیٹ براستہ ٹاہلی۔ گواہ شد محمد حسین سیکرٹری مال محمد آباد اسٹیٹ ٹاہلی۔ گواہ شد عنایت اللہ اکاؤنٹنٹ محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر۔

مسل نمبر $\frac{۱۸۸۸۱}{۱۲/۱۲/۶۶}$ بشیر الدین احمد شاہد ولد ڈاکٹر شمس الدین دہلوی قوم شیخ پیشہ ڈاکٹری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن لائل پور شہر ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۱۲}{۶۶}$/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ موجودہ وقت میں میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ میری آمد غیر معین بصورت دکان ہے جو کہ تقریباً یکصد روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد مجھے ملے یا میں پیدا کروں تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور بوقت وفات جو میری جائداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اور میری یہ وصیت آج مورخہ $\frac{۱۲}{۶۶}$/۱۲ سے ہی تصور فرمائی جاوے۔ العبد ڈاکٹر بشیر الدین احمد صدر بازار غلام محمد آباد لائل پور ۶۶—۱۲—۱۲۔ گواہ شد عبد القیوم پریذیڈنٹ حلقہ غلام محمد آباد۔ گواہ شد فضل دین ننگوی وصیت ۲۵۴۰ سیکرٹری وصایا انجمن احمدیہ غلام محمد آباد لائل پور +

تردید عیسائیت

کے سلسلہ میں ان کتب کا مطالعہ آپ کے لئے بے حد مفید ثابت ہوگا۔

• مباحثۂ مصر

قیمت ۰۶۲

(عیسائیت کے بنیادی عقائد پر جناب مولانا ابو العطاء صاحب بشر اسلامی اور مشہور عیسائی پادری ڈاکٹر فلپس کے مابین فیصلہ کن مباحثہ)

• تحریری مناظرہ

قیمت ۱۰۵۰

(الوہیت مسیح کے بارہ میں جناب مولانا ابو العطاء صاحب فاضل اور مشہور عیسائی پادری عبد الحق صاحب کے درمیان تحریری مناظرہ۔ جس میں دو دو پرچے لکھے جانے کے بعد پادری صاحب نے مزید کچھ لکھنے سے انکار کر دیا)

• الفرقان کا عیسائیت نمبر

قیمت ۱۰۲۵

(عیسائیت کے مختلف عقائد پر اہم قلم حضرات کے تحقیقی مقالات کا نادر مجموعہ)

• مباحثہ مصر کا انگریزی ترجمہ

قیمت ۱۰۲۵

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی جملہ کتب ہمارے مکتبہ سے مل سکتی ہیں۔

فہرست کتب مفت طلب فرمائیں

مکتبہ الفرقان۔ ربوہ

ماہنامہ "الفرقان" اور احباب کا فرض

● حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کا ارشاد :-

"میرے نزدیک الفرقان جیسا علمی رسالہ تیس ۳۰ چالیس ۴۰ ہزار بلکہ ایک لاکھ تک چھپنا چاہیئے اور اس کی بہت وسیع اشاعت ہونی چاہیئے۔" (الفضل ۵ رجنوری ۱۹۵۶ء)

● حضرت میرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابلِ قدر رسالہ ہے اور اِس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے محاسن پر بہت عمدہ طریق پر بحث کی جاتی ہے۔ ایک طرح سے یہ رسالہ اُس غرض و غایت کو پُورا کر رہا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مدنظر رسالہ ریویو آف ریلیجنز اُردو ایڈیشن کے جاری کرنے میں تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہ خواہش بڑی گہری اور خدا کی پیدا کردہ آرزو پر مبنی ہے کہ اگر ایسے رسالہ کی اشاعت ایک لاکھ بھی ہو تو پھر بھی دُنیا کی موجودہ ضرورت کے لحاظ سے کم ہے۔ پس مخیّر اور مستطیع احمدی اصحاب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خود خریدنا چاہیئے بلکہ اپنی طرف سے نیک دل اور سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مُسلم اصحاب کے نام بھی جاری کرانا چاہیئے تا اِس رسالہ کی غرض و غایت بصورت احسن پُوری ہو اور اسلام کا آفتاب عالمتاب اپنی پُوری شان کے ساتھ ساری دُنیا کو اپنے نُور سے منوّر کرے۔ (خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۱ ۲۰۵۹")

(الفضل ۱۰ جولائی ۱۹۵۹ء)

رسالہ کا سالانہ چندہ چھ روپے ہے!

مینجر الفرقان ربوہ

مطبع نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا